لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ

رہبر حج

از

علامہ سید محمد قاسم شاہ بخاریؒ

(سابق صدر انجمن تبلیغ الاسلام وبانی دارالعلوم حنفی عربی کالج نور باغ سرینگر)





ترتیب و تخریج

ارشاد حسین شاہ

معاون

سید عارف احمد قادری

شائع کردہ

شعبۂ تصنیف وتالیف مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر نور باغ سرینگر

فون نمبر: 2412371

رہبرِ حج

از

علّامہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاریؒ

(سابق صدر انجمن تبلیغُ الاسلام و بانی دارالعلوم حنفی عربی کالج نور باغ سرینگر)

ترتیب و تخریج

ارشاد حسین شاہ

معاون

سیّد عارف احمد قادری

شائع کردہ

شعبۂ تصنیف و تالیف

انجمن تبلیغُ الاسلام جموں و کشمیر

صدر دفتر: نور باغ سرینگر

نام رسالہ: رہبرِ حج

مؤلف: علّامہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاریؒ

ترتیب، تقدیم وتخریج: ارشاد حسین شاہ

معاون: سیّد عارف احمد قادری

سن اشاعت: شوال ۱۴۴۴ھ مطابق مئی ۲۰۲۳ء

صفحات: 100

ھدیہ: 60

تعداد: 1000

کتاب ملنے کا پتہ

مرکزی دفتر انجمن تبلیغُ الاسلام

نورباغ سرینگر (کشمیر)

هَديه خاص

”اِسلام کی سر بلندی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے دُعا“

انتساب

سیّدنا خلیلُ الرّحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے نام جنکی پُرخلوص پُکار کو اللّٰہ جلّ شانہ نے شرفِ قبولیت بخشکر اپنے گھر(کعبہ شریف)کو آبادکرنے کے منشاء کو ظاہر فرمایا۔

☆☆☆

﴿وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ۔۔۔[الحج،۲۲:۲۷]﴾

''اورلوگوں میں بُلند آواز سے حج کا اعلان کیجئے۔''

☆☆☆

پیش لفظ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم۔اَمَّابَعْدُ!

دینِ اسلام کے پانچ بنیادی اَرکان ہیں۔ ہر رُکن میں ظاہری پہلو کے ساتھ ساتھ باطنی پہلو بھی ہے۔ حج اسلام کا پانچواں اہم رُکن ہے یہ ہر عاقل ، بالغ ،صاحبِ استطاعت مُسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔حکمِ الٰہی ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۔[آل عمران:۹۷]

''بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس راستہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور جس نے کفر(انکار) کیا تو بیشک اللہ سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔[عرفان القرآن]

دیگر ارکان کی طرح حج میں بھی مذکورہ دو پہلو بدرجہ اتم موجود ہیں۔اسکے ظاہری پہلو سے جہاں اجتماعیت اور وحدتِ اُمّت کی تربیت مقصود ہے تو وہیں مناسکِ حج کی ادائیگی سے مُسلمانوں کا اصلاحِ باطن مطلوب ہے۔

فضائلِ حج کے باب میں بیشمار روایات کتبِ حدیث میں موجود ہیں طوالت سے بچتے ہوئے ہم یہاں پر فقط ایک روایت نقل کرتے ہیں:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قال سئل النّبی صلّی اللّٰه عليه وسلّم ای الاعمالِ افضل قال ايمان باللّٰه ورسولهٖ قيل ثم ماذاقال جهاد فی سبيل اللّٰه قيل ثم ماذاقال حج مبرورٌ۔[صحيح بخاری]

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا گیا نیک عملوں میں سے کونسا عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: سب عملوں میں سے بہترین عمل اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت و پیغمبری کی تصدیق کرنا ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: راہِ حق میں جہاد کرنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ اسکے بعد کونسا عمل زیادہ بہتر ہے اور محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: وہ حج جس میں فسق و فجور اور گناہ نہ ہو۔"

وادی کشمیر میں ماضی قریب میں ایک اعلیٰ علمی وروحانی شخصیت گزری ہے جومحتاجِ تعارف نہیں ہے میری مُراد امیر شریعت

علاّمہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاریؒ (سابق صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر و بانی دارالعلوم حنفی عربی کالج نورباغ سرینگر) ہیں ۔آپؒ نے اپنی ساری زندگی دینِ اسلام کی خدمت میں صرف کردی ۔ ۱۹۶۰ء میں آپ انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر کے صدر منتخب ہوئے اور مسلسل چالیس سال (۱۹۶۰ء۔ ۲۰۰۰ء) تک اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے دینِ حق کو حنفی مسلک اور صوفی مشرب کے منہج پر قریہ قریہ پہنچانے کی قابل رشک جدوجہد اور سعی کرتے رہے۔آپؒ ہمیشہ وحدتِ اُمت کے متمنی وعملی داعی رہے ہیں ۔آپؒ کی سربراہی وقیادت میں وادی کشمیر میں سینکڑوں مروجہ اسکول قائم ہوئے جہاں نئی نسل میں دینی فکر کو پروان چڑھانے کی خاطر اسلامیات کو داخلِ نصاب کیا گیا۔آپؒ نے وادی کشمیر میں اسلامی علوم کے فروغ کے لئے ایک مرکزی دارالعلوم حنفی عربی کالج (نور باغ سرینگر) کی بھی بنیاد ڈالی جہاں سے آج تک کثیر تعداد میں طلباء نے اپنی علمی پیاس بجائی اور اس وقت مُلک کے مختلف حصّوں میں دینِ اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

علاّمہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاریؒ نہ صرف وادی کشمیر بلکہ برصغیر کے مقتدر علماء میں شمار ہوتے ہیں انکی اعلیٰ علمی صلاحیتوں کا اعتراف

یہاں کے تمام مکاتبِ فکر کو ہے۔علاّمہ مرحوم نہ صرف شریعت بلکہ طریقت کے اساتین میں سے تھے اور باقاعدہ کئی عظیم شخصیاتِ علمیہ و روحانیہ سے مُستفید و مُستفیض تھے۔چند ایک کا تذکرہ حضرت نے خود اپنی کئی مؤلفات میں کیا ہے ان میں سے مُفسّر قرآن،شیخ الحدیث و شیخ طریقت حضرت شیخ محمود ااحمد طرازی المدنی رحؒ (استاذِ حدیث مسجد نبوی زاد اللہ شرفًا و تعظیمًا) قابل ذکر ہیں۔

امیر شریعت حضرت علاّمہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ علمی کا احاطہ کرنا ہم جیسوں سے ممکن ہی کہاں! آپؒ کی تصنیف وتالیفات کی تعداد سو (۱۰۰) سے زیادہ ہیں اور انہی میں سے رسالہ ''رہبرِ حج'' بھی ہے جسے ترتیبِ نومع تخریج شائع کیا جارہا ہے اس اُمید کے ساتھ کہ عازمینِ حج کے کے لئے یہ واقعی رہبری کا کام دے گا۔انشاء اللہ

ضمنًا یہ بات عرض کرتا چلوں کہ علاّمہ مرحوم کو سادہ لوح کشمیری عازمینِ حجؒ کی تربیت مطابقِ شریعت ہونے کی اس قدر فکر تھی کہ اپنی زندگی کا آخری دن بھی اسی کام میں وقف کیا۔اس طرح کہ آپ کی زندگی کے آخری دن کئی رفقاء و اراکین جن کو سفرِ محمود پر جانا تھا اور جو عادتِ قدیم کے مطابق مدعو کئے گئے تھے،آپؒ سے رخصت طلب کرنے کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔ایک طرف آپؒ نے انہیں

مناسکِ حج سکھا کر رخصت کیا تو دوسری جانب اپنے خالقِ حقیقی سے ملاقی ہونے کی آخری منزل کو روانہ ہوئے۔

حقیر نے برادرِ مُکرم ارشاد حُسین شاہ صاحب (کوکرگنڈ) کے سامنے چند سال پہلے اس رسالہ کی ترتیب اور تخریج و اضافہ کے ساتھ اسے شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب یہ کام اس سال رمضان المبارک (۱۴۴۴ھ) کو تکمیلی مرحلہ میں پہنچا ہے۔محترم ارشاد صاحب نے اسے امیر شریعتؒ کی دیگر تحاریر ومضامین سے تلاش کر کے اس کی تخریج کی اور اُمتِ مسلمہ کے لئے بالعموم اور اہلیانِ کشمیر کو بالخصوص علّامہ کا ایک انمول تحفہ پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔علامہ بخاریؒ کے حوالے سے برادرِ مکرم نے اور بھی کام انجام دیا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ محترم ان کو بھی حتمی شکل دے کر مرکزی قیادت کو پیش کریں گے اور علّامہ ؒ کی ان علمی خدمات سے اُمتِ مسلمہ کو بھرپور فائدہ اُٹھانے کا موقع فراہم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مکرّمی اِرشاد صاحب کو اس کا جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

غلامِ غلامان آلِ رسولؐ

سیّد عارف احمد قادری

۱۱ رمضان ۱۴۴۴ھ مطابق ۳/اپریل ۲۰۲۳ء

عرضِ مرتّب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمّا بَعْدُ!

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دِل ،وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں، تو باقی نہیں
(اقبالؒ)

حج بنیادی ارکانِ اسلام میں سے پانچواں رُکن ہے۔اہل شرع کا قول ہے کہ حج سے مقصود خدا کی یاد ،توبہ وانابت ہے۔یہ اخلاق و معاشرت کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔فریضہ حج رُوحانی انواروبرکات کے علاوہ سیاسی، سماجی، تمدّنی اوراقتصادی مصلحتوں کا مجموعہ ہے۔یہ عالمگیر اخوتِ اسلامی کی تقویت کا بھی ذریعہ ہے۔

علمائے اسلام نے آجتک فلسفہ حج، اسکے فضائل و اسرار اوردیگر متعلقہ ابحاث میں متعدّد کتابیں عربی، فارسی ،اُردو،انگریزی اوردیگر زبانوں میں رقم کی ہیں۔اس سلسلے میں علمائے کشمیر بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ وُرُودِاسلام سے لیکر آجتک مقامی و بیرون ریاست سے تشریف لاکر یہاں آباد ہونے والے علماء وصُلحاء کی ایک

لمبی فہرست ہے کہ جنہوں نے اپنی تالیفات وتصانیف میں اس فریضہ پر خامہ فرسائی کی ہے۔تیمُّنًا ہم یہاں پر حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی قدّس سرّہٗ کی شہرہٗ آفاق کتاب ''**ذخیرۃُ الملوک**'' کا حوالہ پیش کرتے ہیں:

''وحقیقت اسلام مبنی است بر پنج اصل: اوّل کلمہ شہادت،دوم نماز، سیم روزہ، چہارم زکات،پنجم حجّ،وازیں پنج دو اصل از درویش ساقط است وآن زکات و حجّ است۔ویک اصل (بحکم ضرورت) از پادشاہان وحاکمان ساقط است اگر دررفتن حجّ بیم خلل ملک و رعایا بود۔''

حقیقت اسلام پانچ اصولوں پر مبنی ہے:کلمہ شہادت،نماز،روزہ، زکوٰۃ، حج۔ان پانچ اصولوں میں سے آخری دو اصول یعنی زکوٰۃ اور حج غریب مسلمانوں سے ساقط ہیں اور ایک اصل یعنی حج بوقت مجبوری حاکم و بادشاہ سے ساقط ہے جبکہ اسکے حج پر جانے سے سلطنت کے نظام اور رعایا کی زندگی میں خلل پڑجانے کا یقینی خطرہ ہو۔''

ارضِ کشمیر سے تعلق رکھنے والے مستند ومسلّمہ علماء کی اس جماعت میں علاّمہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاریؒ (**المتوفّٰی ۲۰۰۰ء**) بھی ایک نام ہیں کہ جنہوں نے اسوۂ اسلاف کے تتبّع میں تبلیغ،تدریس اور تحریر کے ذریعے اشاعتِ اسلام کا فریضہ اپنی زندگی کا مطمع نظر بنایا

تھا۔علومِ اسلامیہ کے لگ بھگ ہرنوع اور ہر میدان میں آپؒ نے تفصیل و اختصار کے ساتھ تحریری خدمات انجام دیکرفہمائشِ شریعت اسلامی کا کام بخوبی نبھایا ہے۔

پیش نظرنئی ترتیب شدہ مؤلفہ موسوم بہ ''رہبرِ حج''اسی عالم و فاضل کے قلم سے ہے ۔اسمیں آپؒ نے ترغیب وترہیب کے قرآنی اسلوب ومنہج کواپنا کرعظیم رُکنِ اسلام ''حج''کو بیان کیا ہے۔

رسالہ کے ابتداء میں قرآن و سنّت کی روشنی میں فرضیتِ حج کی وضاحت اوراستطاعت رکھنے کے باوجود اسکی ادائیگی نہ کرنے والوں کو یوں جھنجوڑا ہے:

''دینِ حق کے علمبردار و! جس طرح نماز،روزہ زکوٰۃ فرض ہے اس طرح حج ساری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے ۔بڑا افسوس ہے اُن مسلمانوں کے لیے جو نماز روزہ کی پابندی کرکے اور مال کی زکوٰۃ صحیح طریقہ ادا کرکے جنّت کے حقدار بن جاتے ہیں مگر حجِ فرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے وہ جہنّم کے حقدار بن جاتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مال و دولت کا کیا ہوگا۔ڈرتے ہیں کہ کہیں راستہ میں مرنہ جائیں۔

بزرگو یہ ابلیسِ لعین کے وسوسے ہیں۔ارے کیا تمھیں پتانہیں موت سے پہلے آخر کار یہ دولت ،یہ مال، یہ کارخانے، یہ عالیشان محلاّت تو آپ کو ہرحال میں چھوڑنے ہیں۔

ہاں!ہاں! آپ سے یہ چیزیں چھڑائی جائینگی اور موت و

زیست کا وقت تو مقرّر ہے تو پھر آپ کے ڈر سے کیا ہوتا ہے! تو پھر کیوں آپ حجِ فرض ادا کرکے جنّت کے حقدار نہیں بن جاتے ہیں! اور پھر کیوں آپ حجِ فرض ادا کرکے یہودیت و نصرانیت کے بدنما داغوں سے اپنے آپ کو پاک نہیں کرتے؟۔۔۔''

ابتدائی سطور میں ہی مؤلف نے مصالحِ حج کو نہایت جامع الفاظ میں واضح کرکے رغبت وشوق کو اُبھارا ہے:

''واضح رہنا چاہیے کہ حج یعنی زیارت بیتُ اللہ، وقوفِ عرفہ نویں ذی الحجہ، طوافِ زیارت دیگر توابع ولوازم حج اسلام کے بنیادی فریضوں میں سے وہ آخری فریضہ ہے جس سے دینی اِتمام، مذہبی کمال و جلال، روحانی سوز و گداز، محبوبِ حقیقی اور مطلوبِ اصلی ربّ الارباب احکم الحاکمین سے قرب و نزدیکی حاصل ہونے کے علاوہ حج کرنے والے کو صبرو ضبط، سفر کی صعوبت ومشقت کی برداشت، اسلام کی اجتماعیت اور اقتصادی فوائد اور عملاً حقیقی مساوات و برابری کا درس مِل جاتا ہے ۔پھر خصوصیت کے ساتھ شہنشاہِ کونین محبوبِ ربُّ المشرقین، سیّد الکونین اور خلاصۃُ الدّین صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے روضہ اطہر کا دیدار نصیب ہوکر اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔''

اس عظیم اسلامی فریضہ پر صَرف ہونے والی آمدنی ومصارف کے حوالے سے بغیر کسی ابہام کے وضاحت کی ہے:

''حجاج کرام کو چاہیے کہ اس راہ میں جو اخراجات اور مصارف

اپنے ساتھ لیجائیں وہ پاک ہوں ۔وہ حرام ،سود خوری ،چرس اور شراب کے کاروبار و تجارت سے نہ ہوں۔گندہ اور حرام چیزوں کی آمدنی بھی گندی اور ناپاک ہوتی ہے ۔اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں فرماتا :اِنَّ اللّٰـهَ طَيِّبٌ لَايُقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّب ’’اللہ تعالیٰ خود بھی پاک اور بے عیب ہے اور صرف پاک چیز قبول فرماتا ہے۔‘‘

عازمین حج کی تربیت وآسانی کے لئے موصوف نے حج کے مختلف اَماکن پر پڑھی جانے والی اَدعیہ ماثُورہ کو بھی رسالہ میں درج کیا ہے۔

آخر پر فاضلِ جلیل نے زیارتِ مدینہ منوّرہ وروضۂ مقدّسہ (صلّی اللہ علیہ وسلم) کی مشروعیت کواحادیثِ نبویہؐ،اس سلسلے میں محقّقین وشارحین کی توضیحات،وطنِ محبوبؐ کے درو دیوار کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعائیں،مسجدِ نبویؐ میں داخلے کی دُعا،روضۂ مقدّسہ پر حاضری اورعرضِ سلام کے آداب وکلمات کوبھی اختصارًا درج کیا ہے۔

رسالہ کی ترتیب وتدوین کے سلسلے میں اس بات کی وضاحت لازمی ہے کہ دراصل یہ عرصہ قبل انجمن کی جانب سے شائع شدہ چند اَوراق پر مشتمل ’’حج کا آسان طریقہ‘‘ نامی کتابچہ کا ماحصل اوراسی موضوع سے متعلق علاّمہ بخاریؒ کے چنداور مضامین کا مجموعہ ہے۔ موضوع کی صحیح تفہیم اور تسلسل کو برقرار رکھنے کی خاطر ہم نے اسمیں تقدیم وتاخیر کرکے درج آیات واحادیث ،ادعیہ وعربی عبارات کواُردو

ترجمہ اور حوالوں کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ اسکے علاوہ ہم نے اپنے طور سے رسالہ میں حج کے چند اہم مقامات کی دُعائیں مع ترجمہ (جو علاّمہ موصوف سے کسی وجہ سے رہ گئی تھیں) کو ترتیب وار درج کیا ہے۔ مزید برآں رسالہ کے آخر پر ایک ضمیمہ **"مُصطلحات الحج"** کے نام سے بھی درج کیا گیا تاکہ آسانی فہمِ موضوع ہو۔

توفیقِ ربّانی کی عطا و بخشش سے ماہِ رمضانُ المبارک ۱۴۴۴ھ کے اختتام پر اور یومُ الجائزہ کی پُرنور ساعتوں میں یہ کام اپنی تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں دُعا ہے کہ وہ قبولیت کی ان ساعتوں میں ہماری اس کوشش کو اپنی رضامندی کا شرف بخشکر نافع ثابت فرمائے ۔آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

طالبِ دُعا

ارشاد حُسین شاہ

☆☆☆

مولا! ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

[صحیح مُسلم،کتاب الحج]

''اے مولا! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔میں حاضر ہوں، میں آپ کی خدمت میں جان و دل سے حاضر ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کا کوئی شریک نہیں ۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں ۔ساری تعریفیں اور نعمتیں آپ ہی کے لیے مسلّم ہے اور کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ کا شریک قرار دیا جا سکے۔''

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا۔[آل عمران،۳:۹۷]

''اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس (عظیم) گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔''

برادرانِ اسلام! حج دینِ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے آخری رکن ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ہر اس مسلمان مرد وعورت پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض قرار دیا ہے جسے اتنی استطاعت ہو کہ راستہ کے آنے جانے اور واپسی تک اپنے اہل وعیال کے اخراجات برداشت کر سکے ۔

واضح رہنا چاہیے کہ حج یعنی زیارت بیتُ اللہ،وقوفِ عرفہ نویں ذی الحجہ ،طوافِ زیارت دیگر توابع ولوازمِ حج اِسلام کے بنیادی فریضوں میں سے وہ آخری فریضہ ہے جس سے دینی اِہتمام،مذہبی کمال وجلال،روحانی سوز و گداز ،محبوبِ حقیقی اور مطلوبِ اصلی ربُّ الارباب احکم الحاکمین سے قرب ونزدیکی حاصل ہونے کے علاوہ حج کرنے والے کو صبر وضبط،سفر کی صعوبت ومشقت کی برداشت، اسلام کی اجتماعیت اور اقتصادی فوائد اور عملاً حقیقی مساوات و برابری کا درس مِل جاتا ہے پھر خصوصیت کے ساتھ شہنشاہِ کونین محبوبِ ربُّ المشرقین ،سیّد الکونین اور خلاصۃُ الدّین صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے

روضہ اطہر کا دیدار نصیب ہو کر اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

حج کی عظمت و شان کا اندازہ اس حدیث مبارک سے ہوگا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بشارت دی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔[متفق علیه،صحیح بخاری ، کتاب الحج]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے جوکوئی حج کرے اور دورانِ حج فحش و بدکلامی اور فسق و فجور کی باتیں نہ کرے تو وہ حج کر کے ایسا بے گناہ ہوکر لوٹ آئیگا جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بے گناہ ہوتا ہے۔''

لہٰذا آپ اس حدیث مبارک کا بغور مطالعہ کر کے فوراً حجِ اسلام کا پکا ارادہ اور سچّی نیت کر لیجئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپکے طفیل مجھے بھی حرمین شریفین کی زیارت سے مشرّف فرمائیگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ ''اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ'' قِیْلَ ثُمَّ مَاذَاقَالَ ''جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ

اللّٰہِ" قِیلَ ثُمَّ مَاذَاقَالَ "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" ۔[صحیح بخاری،کتاب الحج]

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا گیا نیک عملو ں میں سے کونسا عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: سب عملوں میں سے بہترین عمل اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لانا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت و پیغمبری کی تصدیق کرنا ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: راہِ حق میں جہاد کرنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ اسکے بعد کونسا عمل زیادہ بہتر اور محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: حجِ مقبول جس میں فسق و فجور اور گناہ نہ ہو۔"

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ایمان و جہاد کے بعد حج تمام عبادتوں میں سے زیادہ بہتر ہے۔ لہٰذا حج فرض اور ضروری ہونے کے بعد اس کے ادا کرنے میں کسی قسم کی سستی اور غفلت نہیں برتنی چاہیے ورنہ (معاذ اللہ) سوءِ خاتمہ کا خطرہ اور اندیشہ ہے۔ حتّٰی کہ اگر کوئی شخص سخت کمزوری و ناتوانی یا کسی بیماری اور اچانک کسی حادثہ کے پیش آنے کی وجہ سے حج نہ کرسکا۔ حج کیۓ بغیر اسکا انتقال ہوا تو پھر

بھی اس سے حج ساقط نہیں ہوا۔اس لئے اس کے وارثوں کو چاہیے کہ اسکی وفات کے بعد اسکی طرف استحساناً حج ادا کریں ۔چنانچہ صحیح بخاری کی یہ حدیث اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ بنی خشعم کی ایک عورت نے عرض کیا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ کَانَ الْفَضْلُ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَتِ امْرَأَۃٌ مِنْ خَشْعَمَ،فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَاوَتَنْظُرُ اِلَیْهِ،وَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ" وَذَالِکَ فِی حُجَّةِ الْوَدَاعِ ۔[صحیح بخاری،کتاب الحج]

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اونٹ پر پیچھے سوار تھے اتنے میں خشعم قبیلے کی ایک عورت آئی اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت حضرت فضل رضی اللہ عنہ کودیکھنے لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت فضل رضی اللہ

عنہ کا مُنہ (بار بار) دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم !اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ادا کرنا ضروری ہوگیا ہے ،لیکن وہ بہت بوڑھے ہوچکے ہیں اور اونٹنی پر بیٹھ نہیں سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ہاں! یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔''

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرے باپ بڑھاپے میں اسلام لایا اور اس حال میں وہ مالدار ہوا جسکی وجہ سے اس پر حج فرض ہوگیا مگر ناتوانی کی وجہ سے وہ حج کرنے سے عاجز ہے۔

اس حدیث سے حج کی اہمیت اور زیادہ واضح ہوگئی کہ عجز و ناتوانی کے باوجود یہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ کسی دوسرے کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجے اور جو اسکی طرف سے حج کرلے اسکو ''**حجِ بدل**'' کہتے ہیں۔اس میں ضروری نہیں ہے کہ جو کسی کی طرف سے حج کرلے اس نے پہلے خود حج ادا کیا ہو کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے یہ نہیں فرمایا کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟ یہی مسلک ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہی مسلک امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ہے۔

لہٰذا ہر ایک صاحبِ استطاعت مسلمان کو چاہیے کہ جب اس پر اخراجاتِ سفر مہیّا ہوجائیں اور واپسی تک بال بچوں کے کھانے پینے کا انتظام بھی ہو تو فریضہ حج ادا کرنے میں آج کل اور لیت ولعل نہ

کرے اور اس بات کا یقین رکھے کہ حج سے ہی مسلمان کا ایمان پایہ تکمیل ہو جاتا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ حج بیت اللہ کی اس عظمت کے باوجود بہت سے کور باطنوں کو طاقت و دولت کے باوجود حج بیت اللہ اور زیارتِ کعبہ مکرمہ نصیب نہیں ہوتی یہ اُنکی انتہائی شقاوت و بد باطنی کی علامت ہے۔

بزرگو! دینِ حق کے علمبردار و! جس طرح نماز،روزہ زکوٰۃ فرض ہے اس طرح حج ساری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔بڑا افسوس ہے اُن مسلمانوں کے لیے جو نماز روزہ کی پابندی کر کے اور مال کی زکوٰۃ صحیح طریقہ ادا کر کے جنّت کے حقدار بن جاتے ہیں مگر حجِ فرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے وہ جہنّم کے حقدار بن جاتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مال و دولت کا کیا ہوگا۔ڈرتے ہیں کہ کہیں راستہ میں مر نہ جائیں۔

بزرگو یہ ابلیسِ لعین کے وسوسے ہیں۔ارے کیا تمہیں پتا نہیں موت سے پہلے آخر کار یہ دولت یہ مال، یہ کارخانے، یہ عالیشان محلّات تو آپ کو ہر حال میں چھوڑنے ہیں۔ہاں! ہاں! آپ سے یہ چیزیں چھڑائی جائینگی۔اور موت و زیست کا وقت تو مقرّر ہے تو پھر آپ کے ڈر سے کیا ہوتا ہے!تو پھر کیوں آپ حجِ فرض ادا کر کے جنّت کے حقدار نہیں بن جاتے ہیں! اور پھر کیوں آپ حجِ

فرض ادا کر کے یہودیت و نصرانیت کے بدنما داغوں سے اپنے آپ کو پاک نہیں کرتے؟

''مَنْ مَلَکَ زَادًاوَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا۔۔۔'' [السنن ترمذی، کتاب الحج]

''جو شخص سفر (حجِ فرض) کے خرچ اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے اور وہ حج نہ کرے تو اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔۔۔''

امام غزالی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فاعظم بعبادةٍ يعدمُ الدّين بفقدها الكمال ويُساوی تاركها اليهودَ والنّصارىٰ فی الضلال'' [احياء علوم الدين، كتاب اسرار الحج]

کہ ذرا غور کرو کہ حج کیسی شاندار عبادت و فریضہ الٰہی ہے کہ اس کے انجام نہ دینے سے دینی کمال فنا ہوتا ہے اور تارکِ حج ضلالت و گمراہی میں یہود و نصاریٰ کے برابر ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ حج کرنے سے دین کی تکمیل ہوتی ہے اور اس کے انجام نہ دینے سے آدمی کا دین نامکمل اور ادھورا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام قارئین کرام کو یہ سعادت اور دیارِ

حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت و عظمت اور بھی زیادہ نصیب فرمائے اور اس زیارت کی سعادت سے ہمارے ظاہر و باطن کو پاک اور منوّر کرے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

”اے مولا ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔میں حاضر ہوں، میں آپ کی خدمت میں جان و دل سے حاضر ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کا کوئی شریک نہیں ۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں ۔ساری تعریفیں اور نعمتیں آپ ہی کے لیے مسلّم ہے اور کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ کا شریک قرار دیا جاسکے۔“

حلال آمدنی و مصارف کے ساتھ حج اور مالِ حرام سے حج یا عمرہ کرنے کا وبال:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفَقَةٍ طَیِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ زَادُکَ حَلَالًا وَرَاحِلَتُکَ حَلَالٌ وَحَجُّکَ مَبْرُوْرٌ غَیْرَ مَازُوْرٍ وَاِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِیْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ لَالَبَّیْکَ وَلَاسَعْدَیْکَ زَادُکَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُکَ حَرَامٌ وَحَجُّکَ غَیْرَ مَبْرُوْرٍ۔[الترغیب والترهیب للمنذری]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب آدمی پاک مال کے ساتھ سفرِ حج کے لئے گھر سے نکل کر روانہ ہوتا ہے، اور اپنی سواری کی رکاب پر پیر رکھ کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کے الفاظ سے تلبیہ پڑھتا ہوا پکارتا ہے تو آسمانوں سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ تیرے لئے حاضری اور

سعادت ہے، تیرا توشہ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول اور مبرُور ہے جس میں کوئی گناہ اور معصیت نہیں ہے۔اور جب حرام مال سے حج کے لئے نکلتا ہے، پھر سواری کی رکاب پر پیر رکھ کر لَبَّیک کہتا ہے تو آسمانوں سے ایک ندا دینے والا پُکار کر کہتا ہے لَالَبَّیْکَ وَلَاسَعْدَیْکَ تیرے لئے نہ حاضری ہے نہ ہی سعادت ہے۔ تیرا توشہ حرام، تیرا نفقہ اور مال حرام،اور تیرا حج گناہ اور معصیت میں ملوّث ہے جو قبول نہیں ہوسکتا۔

حج کی قبولیت کا اندازہ آپ حضرت علی ابن موفق ؒ کے اس واقعہ سے اچھی طرح لگائے کہ آپ فرماتے ہیں:

”قال حججتُ سنةً فلما کان لیلة عرفة نمت بمنٰی فی المسجدالخیف فرأیتُ فی المنام کأن ملکین قد نزلامن السّمآء علیهما ثیابٌ خضر فنادی أحدهما صاحبه:یاعبد اللّٰه فقال الآخر:لبیک یاعبداللّٰه ”قال: تدری کم حج بیت ربنا عزّوجلّ فی هذه السّنة؟قال: لاأدری قال:حج بیت ربنا ستمائة ألف أفتدری کم قبل منهم؟ قال: لا،قال: ستة أنفس،قال:ثم ارتفعا فی الهواء فغاباعنی فانتبهت فزعًاواغتممتُ غمًاشدیدًا وأهمنی امری فقلت:اذا قبل حج

ستة انفس فأين اكون أنافي ستة انفس ۔؟''

[احياء علوم الدين للغزالی،کتاب اسرار الحج]

''کہ میں نے ایک سال حج کیا اور عرفہ کی رات منی کی مسجد خیف میں سویا تو میں نے خواب دیکھا کہ گویا کہ دو فرشتے سبز لباس پہن کر آسمان سے اُترے ۔ایک نے اپنے دوسرے سے اے اللہ کے بندے کہہ کر آواز دی۔ دوسرے نے اُسے عبد اللہ کہہ کر جواب دیا۔کہو کیا کہنا چاہتے ہو کہ میں پوری توجہ سے تمہاری بات سنوں گا۔تو اس نے کہا کہ تمہیں اس بات کا کُچھ علم ہے کہ اس سال ہمارے پروردگار کے گھر کا حج وطواف کتنے لوگوں نے کیا؟ اس نے کہا نہیں مجھے ان کی تعداد کی کوئی خبر نہیں ۔اس نے کہا چھ لاکھ فرزندانِ توحید نے طوافِ کعبہ مکرّمہ کیا ۔اچھا! یہ بھی کچھ خبر ہے کہ چھ لاکھ میں سے کتنے لوگوں کا حج قبول کیا گیا؟اس نے کہا کہ مجھے اس کی بھی علمیت نہیں ۔اس نے کہا سن لو اور اچھی طرح سن لو !کہ چھ لاکھ حاجیوں میں سے صرف چھ حاجیوں کا حج قبول کیا گیا۔ یہ کہکر ہوا میں بلند ہوئے اور میری آنکھوں سے غائب ہوگئے ۔حضرت علی بن موفق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں گھبرائے ہوئے بیدار ہوااور بہت غمگین ہوگیا اور اس بات نے مجھے اور بھی زیادہ فکر مند بنایا کہ جب چھ لاکھ میں سے چھ افراد کا قبول ہوا تو میری گنجائش ہی نہیں رہی۔

فلمّاأفضت من عرفة قمت عند المشعر الحرام

فجعلت أفكر فى كثرة الخلق وفى قلة من قبل منهم؛ فحملنى النوم فاذاالشخصان قد نزلا علٰى هيئتهما؛ فنادىٰ أحدهما صاحبه وأعاد الكلام بعينه ثم قال: أتدرى ماذاحكم ربناعزّوجلّ فى هٰذه اللّيلة؟قال:لا، قال:فانه وهب لكل واحدٍ من السّتّة مائة ألف، قال: فانتبهت وبى من السرور ما يجل عن الوصف۔"

[احياء علوم الدين للغزالى،كتاب اسرار الحج]

"پھر جب عرفات سے اُترا اور مشعر حرام کے نزدیک قیام کیا تو پھر میں نے حجاج کی کثرت پر اور ان میں تھوڑے سے لوگوں کے قبول حج پر غور کیا تو اسی حال میں نیند کا غلبہ ہوا تو وہی دو فرشتے اپنی سابق صورت میں پھر اُترے اور سابق کلام کا اعادہ کیا اخیر میں کہدیا جانتے ہو آج رات پروردگار عالم نے کیا حکم دیا ؟ کہا نہیں ،فرمایا: کہ ان چھ افراد کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام حاجیوں یعنی چھ لاکھ کا حج قبول فرمایا۔علی ابن موفق فرماتے ہیں میں خوش ہوکر بیدار ہوا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

دوستانِ خدا اور اہل اللہ کے اس واقعہ کے دہرانے سے اس بات کی طرف توجہ دِلانا مقصود ہے کہ حجاج کرام کو چاہیے کہ اس راہ میں جو اخراجات اور مصارف اپنے ساتھ لیجائیں وہ پاک ہوں ،وہ

حرام ، سود خوری ، چرس اور شراب کے کاروبار و تجارت سے نہ ہوں۔گندہ اور حرام چیزوں کی آمدنی بھی گندی اور ناپاک ہوتی ہے ۔اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں فرماتا :اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَایُقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّب، ''اللہ تعالیٰ خود بھی پاک اور بے عیب ہے اور صرف پاک چیز قبول فرماتا ہے۔''

حج کے تین طریقے ہیں :

۱: افراد

۲: قران

۳: تمتع

۱: **افـــراد** اَفرد، یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

۲: **قِران** قِران، یعنی میقات سے عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھے اور ایک ہی سفر میں، حج کے مہینوں میں عمرہ کرے۔ اور اسی احرام سے حج کرے۔

۳: **تـمـتـع** تمتّع، یعنی میقات سے اشہرِ حج میں عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے پھر اِحرام کھول دے، پھر موسمِ حج میں حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔

اکثر لوگ (عازمین حج) اس تیسری قسم کا حج کرتے ہیں اور اس میں آسانی بھی ہے لہٰذا اسی کا آسان طریقہ تحریر کیا جاتا ہے۔

تمتع کا طریقہ:

عمرہ: میقات قریب آئے تو غسل کرے، غسل کا انتظام نہ ہوتو وضو کرے اور تہبند باندھ کر ایک چادر سر پر اوڑھے، خوشبو لگائے

مگر کپڑے پر داغ نہ لگے اور دو رکعت نفل پڑھے، سلام کے بعد سر سے چادر ہٹا کر دِل میں احرام کی نیت کرے اور زبان سے بھی کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَامِنِّیْ

[**انوار مناسک**]

''اے اللہ! میں عمرہ کا احرام باندھتا ہوں پس تو اسے میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے اس کو قبول فرما۔''

پھر فوراً از ور سے تین بار تلبیہ پڑھے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔[**صحیح مُسلم، کتاب الحج**]

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔بے شک سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور سب نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں، اور بادشاہت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

اب تم مُحرِم بن گئے تلبیہ کے بعد بالخصوص یہ دُعا پڑھئے:

''اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فَضْلِکَ مِنَ النَّارِ۔''

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رضا کا اور جنّت کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضی سے اور دوزخ کے عذاب سے۔''

اب طواف شروع کرنے تک تلبیہ کی کثرت رکھے ہر نماز کے بعد اور اٹھتے بیٹھتے وقت، کسی سے ملاقات کرتے وقت تلبیہ پڑھتے رہے۔ بلندی پر چڑھے تب لبیک پُکارے اور نیچے اُترے تب تلبیہ پڑھے۔ محظوراتِ احرم (**ممنوعاتِ احرام یعنی وہ کام جو احرام کی حالت میں کرنا منع ہے**) سے بچے۔ سِلے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سر اور منہ نہ ڈھانپے، موزہ نہ پہنے اور ایسے جوتے بھی نہ پہنے جس سے انگوٹھے اور ٹخنہ کے درمیان کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔ خوشبو نہ سونگھے اور نہ لگائے۔ جسم کے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ مرد عورت کے مصافحہ سے بچے۔

نوٹ: عورت کے لئے سِلے ہوئے کپڑے پہننے کی اور پاؤں ڈھانپنے کی اجازت ہے۔ چہرہ نہ ڈھانپے، اس طرح کپڑا منہ پر ڈالے کہ چہرہ کو نہ لگے۔ پردہ کی ضرورت ہو تو پنکھا ہاتھ میں رکھے غیر محرم کا سامنا ہو جائے تو پنکھے کو اپنے چہرے کے سامنے کر دے۔

مکّہ معظّمہ میں داخلہ: حدود وحرم مکّہ معظّمہ میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ، اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔[انوار

مناسک]

اے اللہ ! بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حرم ہے ۔ پس تو میرا گوشت ،خون، ہڈی اور کھال کو جہنم پر حرام فرما۔اے اللہ! اُس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

عظمتِ کعبہ شریف :حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

''ینزلُ علٰی ھٰذا البیت فی کل یومٍ مائۃٌ وعشرون رحمۃً ستّون للطّائفین واربعون للمصلّین وعشرون للنّاظرین'' [ابن جوزی،العلل المتناھیہ]

''کہ ہر روز کعبہ شریف بیت اللہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس رحمتیں ان لوگوں کے لئے جو اس میں نماز پڑھیں گے اور بیس رحمتیں ان لوگوں کے لئے نازل ہوتی ہیں جو اس (کعبۃ اللہ) کی طرف عجز و نیاز اور عزّت و احترام سے دیکھیں گے۔''

جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دُعا تین بار پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

پھر تلبیہ پڑھے اور پھر دُرود شریف بر ذاتِ مقدّس سیّدُ الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ۔ [**مجمع الزوائد، ہیثمی**]

”اے اللہ! اس گھر کی بزرگی، عزت وحرمت، عظمت ورعب میں اضافہ کردے اور حج وعمرہ کرنے والوں میں جو اس کی تقدیس وتعظیم کرے اُسے بھی عظمت وشرف اور نیکی میں بڑھا۔ اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے، سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، سلامتی کے گھر (جنّت) میں داخل فرمادے۔“

بابُ السّلام سے حرم شریف میں داخلہ کے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔[ترمذی]

"میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، درود وسلام اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔"

پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں داخل کرے۔

اگرفرض نماز کا وقت ہو اور جماعت کی تیاری ہو تو پہلے نماز پڑھے پھر طواف کرے ورنہ جاتے ہی طواف کی تیاری کرے۔

اولاً اضطباع کرے یعنی اوڑھی ہوئی چادر کے سیدھے کنارہ کو داہنے ہاتھ کی بغل کے نیچے لیکر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالے کہ داہنا کندھا کھلا رہے پھر طواف شروع کرے۔

حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود اپنی سیدھ پر رہے اور دل میں طوافِ کعبہ کی نیت کرے اور زبان سے بھی کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامَ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

''اے اللہ! میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں تو میرے لئے اس کا ادا کرنا آسان کردے اور اس کو مجھ سے قبول فرما۔''

حجرِ اَسود مقام اجابتِ دُعا:

''وكان يطوف على الراحلة فيضع المحجن عليه ثم يقبل طرف المحجن وقبله عمر رضى اللّٰه عنه ثم قال: انى لأعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولو لا أنى رأيت رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم يقبلك ما قبلتك، ثم بكى حتى علا نشيجه فالتفت ألى ورائه فرأى عليًا كرم اللّٰه وجهه ورضى اللّٰه عنه فقال: يا اباالحسن ههنا تسكب العبرات وتستجاب الدعوات، فقال على رضى اللّٰه عنه: ياامير المؤمنين بل هو يضر وينفع، قال: وكيف؟ [احياء علوم الدين للغزالى، كتاب اسرار الحج]

''حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپؓ نے طواف کعبہ کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیکر فرمایا: اے پتھر! میں

جانتا ہوں کہ تیرے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور نا ہی تو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نا ہی کسی قسم کا ضرر اور اگر میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو تجھے بوسہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔ یہ کہہ کر آپؓ خوب روئے اور رونے کی آواز بلند ہوئی۔ ہوش میں آئے تو اپنے پیچھے کی طرف دیکھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر نظر پڑی اور فرمایا :اے ابو الحسن (یہ کنیت حضرت علیؓ کی ہے) یہ جگہ خوب رونے اور دعا کی قبول ہونے کی جگہ ہے۔آپؓ نے جواب میں فرمایا: امیر المومنین ؓ آپ کا فرمانا ٹھیک ہے مگر حجر اسود ضرر اور نفع دیتا ہے۔آپؓ نے فرمایا کیسے؟

حقیقت و تاریخ حجرِ اَسود:

قال:ان اللّٰہ تعالٰی لما اخذ المیثاق علی الذریة کتب علیھم کتابًا ثم ألقمه ھٰذا الحجر؛فھو یشھد للمؤمن بالوفاء ویشھد علی الکافر بالجحود ۔[احیاء علوم الدین للغزالی،کتاب اسرار الحج]

’’کہا:اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ کی ذرّیّت سے روز اوّل میں عہد و پیمان لیا تو اس کا ایک نوشتہ لکھدیا جو اس پتھر کو کھلایا تھا پس یہ ایماندار کے لئے عہد کے پورا کرنے اور کافر پر عہد شکنی کی گواہی دیگا۔‘‘

قیل: فذلک هو معنی قول النّاس عند الاستلام ”اللّٰهم ایمانًا بک وتصدیقًا بکتابک ووفاءً بعهدک“[احیاء علوم الدین للغزالی،کتاب اسرار الحج]

کہتے ہیں حاجی لوگ اَسود کو بوسہ دیتے وقت جو یہ دعا پڑھتے ہیں: اس سے وہی مراد ہے جو حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا۔

بعض احادیث میں آیا ہے:

”ان حجر الاسود یاقوتة من یواقیت الجنة وانه یَبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهُ عَیْنَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ بِهِ یَشْهَدُ لِکُلٍ مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ وَصَدَقَ“ وکان صلی اللّٰه علیه وسلّم یقبله کثیرًا۔“[ترمذی،کتاب الحج، احیاء علوم الدین للغزالی،کتاب اسرار الحج]

”کہ حجر اسود جنّت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے۔یہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اسکی دو آنکھیں اور بولنے والی زبان ہوگی اور گواہی دیگا ہر اس مسلمان کے لئے جس نے اسکو سچائی اور حق وصداقت کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔اور خود آنخضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بکثرت حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔“

چونکہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے اور جنت مسلمانوں کا اُخروی

وطن ہے تو وطنِ اصلی کی چیز کا احترام کرنا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اس بناء پر حجر اسود کو بوسہ دینے کا حکم ہے۔لہٰذا اس مختصر جواب سے وہ تمام شبہات دور ہوگئے جو حجر اسود کے بوسہ دینے کے سلسلہ میں وارد کیئے جاتے ہیں۔

حجر آسود کے سامنے جا کر کہے :

بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

۔

یہ کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے جس طرح اِفتتاح صلوٰۃ (نماز) کے وقت اُٹھاتے ہیں پھر ہاتھ چھوڑ کر حجرِ اسود کے قریب آکر اس کو اس طرح ادب سے بوسہ دے کہ مُنہ سے آواز نہ نکلے۔ اگر اژدھام ہوتو دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ رکھ کر اس کو چومے یا ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے اس کو چومے، پھر نیچی نظر سے اپنی داہنی طرف چل کر سات شوط (چکر) لگائے ،ہو سکے تو ہر شوط (چکر) پر حجر اسود کو بوسہ دے تو اسطرح ایک طواف پورا ہوگا۔مرد پہلے تین شوط میں رمل کرے یعنی کندھے ہلائے، سینہ تان کر چھوٹے چھوٹے قدم سے جلدی جلدی چلے جس طرح ایک بہادر مجاہد فوجی مقابلہ کے لئے نکلتا ہے۔ حالتِ طواف میں دُعا یاد ہوتو پڑھے ورنہ رَبَّنَآ اٰتِنَافِی الدُّنیَاحَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً پڑھتا رہے۔

رُکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کے راستہ میں یہ دُعا پڑھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[البقرہ،۲:۲۰۱]

''اے ہمارے ربّ! ہمیں دُنیا میں بھی خوب عطا کر اور آخرت میں بھی خوب نواز اور ہمیں آگ (جہنّم) کے عذاب سے بچا۔''

احرام کی چادر سے کندھے کو چھپائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے قریب میں جہاں جگہ ملے مکرہ وقت نہ ہو تو طواف کے بعد کی دو رکعت پڑھے۔ اور وقتِ مکروہ ہو تو دُعا پر اکتفا کرے (اور نماز وقتِ مکروہ گزرنے کے بعد ادا کرے) پھر زمزم کے کنوئیں پر جا کر سیرابی سے پانی تین سانس میں پیے، ہر سانس پر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔[المستدرک، کتاب المناسک]

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کُشادہ رِزق اور ہر بیماری سے شِفا کا سُوال کرتا ہوں''

پھر حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے بیچ کے حِصّہ ''ملتزم'' کو چمٹ جائے اپنا پیٹ، سینہ اور داہنے رخسار کو چمٹا کر خدا کے حضور میں رو رو کر خوب متوجہّ ہو کر دعا مانگے پھر حجر اسود کو چوم کر با

ب الصفا کی جانب سے نکلکر سعی کرے، صفا سے شروع کرے اور مروہ کی طرف جائے، بیچ میں دوڑنے کی جگہ پر دوڑے، یہ دو چکر ہوئے۔ ایسے سات چکرّ کر کے دُعا مانگے اور بال کٹائے، احرام کھول ڈالے۔ سعی کے وقت کہاں کہاں کونسی دعا مانگنی ہے وہ کتابچہ میں دیکھ کر یاد کر لینی چاہیے۔ ☆☆☆

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔[صحیح مُسلم، کتاب الحج]

"میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور سب نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں، اور بادشاہت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔"

حج کرنے کا طریقہ:

جس طرح عمرہ کا احرام باندھا تھا اسی طرح آٹھویں ذی الحجہ کو صبح میں اشراق کے بعد حج کا احرام باندھے۔ (بجائے عمرہ کے حج کی نیت کرے) پھر منیٰ پہنچنے کی کوشش کرے۔ آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھے۔ نماز کے وقت کے علاوہ میں ذِکر، تلاوت میں مشغول رہے۔

نویں کی طلوع آفتاب کے بعد عرفات کے لئے روانہ ہو جائے اور لبیک (یعنی تلبیہ) جاری رکھے۔ عرفات پہنچنے پر ارادہ ہو تو

تھوڑا آرام کر کے زوال ہوتے ہی غسل کرے، غسل کا وقت نہ ہو تو وضو بھی کافی ہے پھر مسجد عرفات (مسجد نمرہ) میں امام کے پیچھے ظہر وعصر کو ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کرے۔ پہلے اذان ہو گی پھر خطبہ پڑھا جائے گا، پھر اقامت کہہ کر ظہر باجماعت ادا کی جائے گی۔ پھر سُنت ونوافل پڑھے بغیر اسی وقت دوسری اقامت کہہ کر نماز عصر باجماعت پڑھی جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے:

اعظمُ النّاسِ ذنبًا من وقفَ بعرفةَ فظنَّ انّ اللّٰہ لم یغفر له'۔[احیاء علو م الدین]

کہ سب سے گنہگار وہ شخص ہے کہ جس نے نویں ذی الحجہ میدان عرفات میں وقوف کیا اور وہاں کچھ دیر ٹھہرا پھر اس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مغفرت نہیں فرمائی یعنی گناہوں کی مغفرت وبخشش کے لئے عرفہ کے دن عرفات میں پہنچنا کافی ہے۔''

اس لئے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:

''**اَلْحَجُّ عَرَفةُ ۔۔۔الخ**'' **[ترمذی، کتاب الحج]**

''حج تو نویں ذی الحجّہ عرفات میں پہنچنے کا نام ہے۔۔۔''

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس حدیث مبارک میں حج کا

رُکنِ اعظم بیان فرمایا۔ لہٰذا نویں ذی الحجہ عرفات میں پہنچنا ضروری ہے۔

نماز کے وقت کے علاوہ میں دُعا، استغفار، آہ و بکا، گریہ و زاری میں مشغول رہے۔ ہو سکے تو لبیک پکارتے ہوئے جبَلِ رحمت کے قریب وقوف کیلیے جائے اور قبلہ رُخ کھڑے ہوکر دُعا کرے اور سو بار لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰــہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَـہُ الْمُلْکَ وَلَـہُ الْـحَـمْـدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْر، سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، سو مرتبہ درودِ ابراہیم پڑھے۔ اس کو اپنے لئے اپنے والدین کیلیئے، اولاد، بہن بھائی، دوسرے اقارب، دوست، احباب اور تمام مسلمانوں کیلیے دُعا کرتا رہے۔ یہ دن نہایت ہی مُبارک اور مقدّس ہے ایک منٹ بھی لایعنی (فضول) باتوں میں صرف نہ ہونا چاہیے۔ غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے۔ عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے نکلے گا گنہگار ہو گا ۔مزدلفہ پہنچکر مغرب و عشاء کے وقت میں ایک اذان و اقامت کے ساتھ جمعًا پڑھے، اذان و اقامت کہکر مغرب پڑھے، پھر سُنت پڑھے بغیر اور بلا اذان و اقامت کے عشاء پڑھے۔ عشاء کے بعد مغرب و عشاء کی سُنتیں اور وِتر پڑھے۔ یہ رات حجاج کیلیئے شبِ قدر سے افضل ہے۔ ذکرُ اللہ، تِلاوت، درود و دُعا و استغفار میں مشغول رہے ۔اگر آرام کرنا ہو تو آرام کرنے کے بعد تہجد پڑھکر دُعا و

استغفار اور تلاوت وغیرہ میں مشغول ہو جائے۔ فجر کی نماز غلس (اندھیرے) میں پڑھے۔ اس کے بعد جبلِ قزح یا اس کے قریب آ کر وقوف کرے اور تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دُعا و استغفار اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہے۔ وہاں نہ پہنچ سکے تو اپنی جگہ پر پڑھے جب طلوعِ آفتاب کا وقت ہو منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے ''رمی'' کے لئے کنکریاں مزدلفہ سے لے لے۔ منیٰ پہنچکر، ''جمرہ عقبیٰ'' پر سات کنکری مارتے وقت تلبیہ بند کردے۔ ہر کنکری مارتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرِضًی لِّلرَّحْمٰنِ [انوار مناسک]

''میں اللہ کے نام سے شیطان کو کنکری مارتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ کنکریاں میں شیطان کا منہ کالا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے مار رہا ہوں۔''

جمرات کی رمی کے بعد کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ

حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا۔

[انوار مناسک]

''اے اللہ اس کو میرے لئے حجِ مبرور بنادے اور میرے گناہ معاف فرما اور میری کوشش کو قبول فرما۔''

دسویں ذی الحجہ رمی کا وقت صبحِ صادق سے گیارھویں کی صبح

صادق تک ہے لیکن وقتِ مسنون طلوع کے بعد سے زوال تک ہے (عورت بوڑھی کمزور کے لئے طلوع سے قبل رمی مکروہ نہیں ہے) زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے صبح صادق تک مکروہ ہے لیکن عورت بوڑھیا ضعیفہ کیلئے مکروہ نہیں۔اگر گیارھویں کی صبح تک رمی نہ کی تو قضا کے ساتھ دَم بھی لازم ہے۔ رمی کے بعد ذبح کرے، پھر حلق کرائے (یعنی سر کے بال منڈوائے) یا کٹوائے۔ اب احرام ختم ہو گیا (مگر طواف زیارت سے پہلے عورت حلال نہیں)۔ اس کے بعد مکہ معظّمہ زَادَہُ اللّٰہُ شَرَفًا وَّ کَرَامَۃً پہنچکر طوافِ زیارت کرے، یہ بہتر ہے۔ اگر چہ اس کا وقت بار ہویں کی غروب تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر شب منٰی میں گزارے۔ گیا رھویں، بارھویں کے زوال کے بعد تینوں جمرے کی رمی واجب ہے۔ پہلے جمرہ اولیٰ کی پھر جمرہ وسطیٰ کی اس کے بعد جمرہ عقبیٰ کی۔

تنبیہ: گیارھویں اور بارھویں کی رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، زوال سے پہلے نا جائز ہے کرے تو معتبر نہیں۔ عورت ، بوڑھے، مریض وغیرہ کے لئے مغرب کے بعد کا وقت مکروہ نہیں۔ بارھویں کو مکہ معظّمہ میں جانا ہو تو زوال کے بعد رمی سے فا رغ ہو کر مغرب سے پہلے منٰی سے روانہ ہو جائے۔اچھا یہ ہے کہ تیر ھویں کی بعد الزوال ہی سے فارغ ہو کر جائے۔ مکہ معظّمہ میں تیرھویں کے بعد اپنے اور اپنے والدین وغیرہ کے لئے عمرہ کرتا

رہے۔ عمرہ کا بڑا ثواب ہے۔ روانگی کے وقت طوافِ وداع کرے دُوگانہ گزارے۔ آب زم خوب سیرابی سے پیئے۔ ملتزم کو لپٹ کر خدا کو تضرّعًا و بکا، گریہ و زاری کے ساتھ پُکارے اور دعائیں خوب مانگے۔ فراق کا غم وافسوس کرتے ہوئے وِداع ہو۔ دروازے کے پاس پہنچ کر آخری دُعا کر کے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلّم کی حاضری کے لئے (مدینہ طیبہ) روانہ ہو جائے۔ قیامِ مدینہ شریف و حاضری کے وقت ادب ملحوظ رہے صَلوٰۃ و سلام میں مشغول رہے۔

خدائے پاک تمام مسلمانوں کو یہ سعاوت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

رہے میرا مسکن حوالی کعبہ

بنے میرا مدفن دیارِ مدینہ

☆☆☆

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ [صحیح مُسلم، کتاب الحج]

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک سب تعریفیں

تیرے لئے ہیں اور سب نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں، اور بادشاہت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔"

☆☆☆

طوافِ کعبہ، سعی بین الصّفا والمروۃ، عرفات اوردیگر مقاماتِ مقدّسہ میں پڑھی جانے والی دُعائیں:

چونکہ کعبہ شریف کے خصوصی طور پر طوافِ قدوم ،طوافِ زیارت اور طوافِ وِداع ہوتے ہیں اور ہر طواف سات سات گردشوں کے کرنے سے مکمل ہوتا ہے اور ہر گردش کی دُعا کے کلمات مقرّر ہیں ۔اسی طرح عرفہ کے دن کی دعا کے کلمات معیّن ہیں اور روضہ مقدّسہ میں پہنچنے کے وقت آداب و سلام کے الفاظ مخصوص ہیں اس لئے درج ذیل سطور میں یہ دُعائیں بشکریہ مصنّف "مناسکِ حج،" لکھی جاتی ہیں تاکہ حجّاج کرام کو فائدہ ہو اور وہ ہمیں اُس وقت نیک دُعاوں سے یاد فرمائیں گے۔

طواف کی پہلی گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہکر پہلا چکر شروع کردیں اور یہ دُعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ (بِكَلِمَاتِكَ) وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔ [سنن ابن ماجه،كتاب المناسك]

''اللہ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔اسکی مدد کے بغیر گناہوں سے بچا نہیں جاسکتا۔اور اللہ ہی کی مدد سے اطاعت پر قدرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود وسلام نازل ہو۔اے اللہ ہم تجھ پر ایمان لانے کی حالت میں اور تیرے کلمات کی تصدیق کرنے اور تیرے عہد کے ایفاء کرنے اور تیرے نبی کی سنّت کی اتبّاع کرتے ہوئے ہم طواف کرتے ہیں۔

اے اللہ بیشک میں تجھ سے عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں

۔اور دین اور دنیا اور آخرت میں دائمی درگذر اور حصولِ جنّت اور جہنم سے نجات کے ساتھ کامیابی کی التجاء کرتا ہوں۔''

ہر گردش میں دو رُکنوں (رکنِ یمانی اور حجرِ اسود) کے بیچ میں یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔[انوار المناسك]

''اے اللہ میں آپ سے دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔

اے ہمارے رب ہمکو دُنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے ۔اور جنّت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمایئے،تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔''

دوسری گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہکر دوسرا چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ

وَالْاَمْـنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَاعَبْدُکَ وَابْنُ عَبْـدِکَ وَھٰـذَا مَـقَـامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِفَحَرِّمْ لُـحُـوْمَـنَـاوَبَشْرَتَنَا عَلَی النَّارِ ۔اَلـلّٰھُـمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْـمَـانَ وَزَیِّنْـــهُ فِـی قُـلُـوْبِـنَـاوَکَـرِّہ اِلَیْنَاالْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔

اَلـلّٰھُـمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ۔اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِحِسَابٍ۔[انوار المناسك]

''اے اللہ یہ تیرا ہی گھر ہے ۔یہ حَرم تیرا ہی حَرم محترم ہے اور یہاں کا امن و امان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے۔اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے۔

اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں۔اور یہ مقام تیری مَدد سے جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت کا ہے۔

پس ہمارے گوشت اور چمڑے کو جہنم پر حَرام فرمادیجئے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما ،اور ہمارے دلوں کو ایمان کے نور سے منور کردے اور کفر وفسق اور معصیت سے ہمیں نفرت عطا فرما۔ اور ہمکو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔

اے اللہ مجھ کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچا ،جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائیگا اے اللہ ہمکو بغیر حساب و کتاب کے جنّت عطا فرما۔''

تیسری گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہکر تیسرا چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالَ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَجَنَّتَکَ وَاَعُوْذُ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ،اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَاوَ الْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔[انوار المناسك]

”اے اللہ میں تیرے دین اور احکام میں شک کرنے سے پناہ مانگتا ہوں ۔ میں پناہ مانگتا ہوں کسی کو تیرا ہمسر بنانے سے اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے سے،اور نفاق سے ،سُوءِ اخلاق سے، بُری چیز کے دیکھنے سے ، اور پناہ مانگتا ہوں مال، اہل و عیال اور اَولاد کی تبدیلی سے۔ اے اللہ میں قبر کے فتنہ سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور سکراتِ موت کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور دُنیا اور آخرت کی رُسوائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

چوتھی گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہکر چوتھا چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّامَّبْرُوْرًاوَّسَعْیًامَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًامَّغْفُوْرً وَعَمَلًا صَالِحًامَقْبُوْلًا وَتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ۔یَا عَالِمَ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَااللّٰہُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْذَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃِ مِنَ النَّارِ۔رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآاَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ۔[انوار المناسك]

’’اے اللہ میرے اس حج کو حجِ مبرور اور حجِ مقبول بنادے، اور میری اس کوشش کوٹھکانہ پر لگا دے اور میرے گناہوں کی بخشش فرمادے ،اور میرے اس عمل کومقبول ترین عملِ صالح بنادے، اور اس کو ایسی تجارت بنادے جسمیں کوئی گھاٹا نہ ہو ،اے دِلوں کی باتوں کو جاننے والے، اے اللہ مجھ کو تاریکی سے نکال کر اُجالے میں داخل فرما۔اے اللہ بیشک میں تیری رحمت کے حصول کے ذرائع اور تیری بخشش کے راستے اور ہر گناہ سے سلامتی کی اِلتماس کرتاہوں ،اور ہر نیکی پر قائم رہنے

اور جنّت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی التماس کرتاہوں ،اے میرے ربّ مجھے اس روزی پر قناعت عطا فرما جوتو نے مجھے دی ہے ،اور مجھے برکت عطا فرما ان چیزوں میں جوتو نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ اورتو خیر کے ساتھ میری ہر اُس چیز کا نگہبان بن جا جو مجھ سے غائب ہے۔‘‘

پانچویں گردش کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہکر پانچواں چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّ عَرْشِکَ وَلَابَاقِیَ اِلَّاوَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَانَظْمَأُبَعْدَھَااَبَدًا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِمَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَامُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَاوَمَایُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَامِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِوَمَایُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَامِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ۔ [انوار المناسك]

''اے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اُس دن مجھے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرما اور تیری ذات کے علاوہ کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے اور مجھ کو اپنے نبی سیّدنا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے سیراب کرادے ایسا خوش ذائقہ پانی پلادے کہ جس سے پھر ابدُ الآباد تک پیاس نہ لگے۔اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جسکا تیرے نبی سیّدنا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا تھا۔اور میں ہر اُس چیز کے شر سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی سیّدنا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے ۔اور تو ہی مددگار اور تو ہی کافی ہے ۔اور اللہ کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت اور طاعت پر قدرت نہیں ہوسکتی۔اے اللہ بیشک میں تجھ سے جنّت اور اسکی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اوراس چیز کا سوال کرتا ہوں جوقول وفعل وعمل میں سے مجھ کو جنّت تک پہنچادے ۔اور میں جہنّم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔اور قول ،فعل،عمل میں سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو جہنّم سے قریب کرسکتی ہے۔

چھٹی گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہکر چھٹا چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلٰی حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ ۔اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ

لِخَلْقِکَ فَتَحْمِلْهُ عَنِّیْ وَاغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ یَاوَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَوَجْهَکَ کَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَااَللّٰهُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔[انوار مناسك]

''اے اللہ بیشک تیرے ،میرے اوپر بیشمار حقوق ہیں جو تیرے اور میرے درمیان میں ہیں۔اور بیشمار حقوق میرے اور تیرے مخلوق کے درمیان میں ہیں ۔اے اللہ اسمیں جو حقوق تیرے ہیں مجھ سے ادا ہونے سے رہ گئے ہیں تو اُسے معاف فرمادے اور جو تیری مخلوق کے ہیں اسکو اپنی مخلوق سے بخشوانے کی ذمّہ داری لے لے۔اور مجھ کو حلال کمائی کی توفیق عطا فرما اور حرام سے حفاظت فرما۔اے اللہ تیری طاعت کے ذریعہ سے معصیت سے حفاظت اور تیرے فضل کے ذریعہ سے غیروں کے دست نگر بننے اور احسان مند ہونے سے میری حفاظت فرما۔اے بہت زیادہ بخشنے والے۔اے اللہ بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات کرم والی ہے ۔اے اللہ تو بڑا بُردبار اور کرم والا اور عظمت والا ہے درگذر کرنے کو تو پسند فرماتا ہے لہٰذا میری خطاؤں کو درگذر فرمادے۔''

ساتویں گردش کی دُعا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہکر ساتواں چکر شروع کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَلَالًا طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَصُوْحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ [انوار مناسك]

''اے اللہ بیشک میں آپ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور وسیع ترین رزق کا سوال کرتا ہوں اور خشوع کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان، پاک وحلال کمائی اور سچّی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور موت کے وقت سکراتِ موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب وکتاب کے وقت عفو ودرگذر اور معافی اور حصولِ جنّت کے ساتھ کامیابی اور تیری رحمت سے جہنّم سے نجات چاہتا ہوں، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش کرنے والے۔اے میرے ربّ مجھ کو علمِ نافع کی زیادتی عطا فرما اور مجھ کو آخرت میں نیک لوگوں کے زمرے میں شامل فرما۔''

مقام ابراہیم پر دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًایُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًاصَادِقًاحَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّہ‘ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّامَاکَتَبْتَ لِیْ وَرِضَابِمَاقَسَّمْتَ لِیْ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[انوار مناسك]

”اے اللہ تو میرے ظاہری اور باطنی حالات کو خوب جانتا ہے میرا عذر قبول فرما ، اورتو میری حالت کو جانتا ہے لہٰذا میری مطلب پوری فرما، اورتو میرے دل کی بات جانتا ہے میرے گناہ معاف فرما۔اے اللہ ! بیشک میں تجھ سے ایمانِ راسخ اور یقین صادق کا سُوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہوجائے حتّٰی کہ میں جان لوں کہ مجھ کو صرف اتنی مقدار پہنچ سکتی ہے جتنا تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور میں تجھ سے اس چیز پر رضا مندی طلب کرتا ہوں جتنا تو نے میرے لئے مقدر کررکھا ہے۔اے سب سے بڑھکر رحم والے۔“

مُلتزم پر پڑھی جانے والی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَابَیْتُکَ الَّذِیْ جَعَلْتَہ‘ مُبَارَکًاوَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ،اَللّٰھُمَّ کَمَاھَدَیْتَنِیْ

لَہٗ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَاتَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰی تَرْضٰی عَنِّیْ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

''اے اللہ! بیشک یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے تمام عالم کے لئے مُبارک اور ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔اے اللہ ! جس طرح تو نے مجھے اس کے حج کے لئے ہدایت دی ہے اسی طرح میری طرف سے قبول فرما اور میرے اس سفر کو اپنے محترم گھر کا آخری سفر نہ بنا۔اور دوبارہ لوٹ کر آنا نصیب فرما یہاں تک تو مجھ سے راضی ہوجائے۔یا ارحم الرّاحمین اپنی رحمت سے میری دُعا قبول فرما۔''

میزابِ رحمت پر پڑھی جانے والی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَايَزُوْلُ وَيَقِيْنًا لَايَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ وَاَسْقِنِیْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَااَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور ایسے یقین کا طالب ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور تیرے نبی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مرافقت اور معیّت کا طالب ہوں۔ اے اللہ مجھے اُس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما جس

دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیالہ سے ایسا شربت پلادے کہ اسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہوں۔"

آب زمزم پینے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًانَافِعًا وَّرِزْقًاوَّاسِعًاوَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔[المستدرک، کتاب المناسک]

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کُشادہ رِزق اور ہر بیماری سے شِفا کاسُوال کرتا ہوں"

سعی بین الصّفا والمروہ کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔[انوار مناسك]

"اللہ کے نام سے شروع، درود وسلام اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنے فضل ورحمت کے دروازے کھول دیجئے۔"

صفا پر چڑھنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَبْدَأُبِمَابَدَأَاللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَاوَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرَاللّٰہِ۔[انوار مناسك]

"میں اللہ کا نام لیکر وہاں سے شروع کرتاہوں جہاں سے اللہ

تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے بیشک صفا اور مَروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔‘‘

صفا پر کھڑے ہوکر پڑھنے والی دُعا:

’’لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔[انوار مناسك]

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ،وہ یکتا ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں ،اس کے لئے ملک ہے ،اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں ،وہ زندہ ہے مرتا نہیں، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ویگانہ ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی ۔تنہا اُس نے ہجوم کے ساتھ آنیوالے لشکروں کوشکست دی ہے۔‘‘

میلین اَخضرین کے درمیان پڑھنے کی دُعا:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْعَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔[انوار مناسك]

’’اے میرے ربّ !میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میرے ان گناہوں کو درگذر فرما جو تیرے علم میں ہیں بیشک تو ہی سب پر غالب اور زیادہ کرم فرمانے والا ہے۔‘‘

مَرْوہ کی جانب چلتے ہوئے پڑھنے والی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[انوار مناسك]

''اے اللہ مجھ کو محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت کا پابند بنادے۔ اور مجھے اُنہی کے دین پر موت عطا فرما۔ اور ہر گمراہ کن فتنوں سے اپنی رحمت کے ذریعہ سے میری حفاظت فرما۔اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی رحمت سے نواز۔

۹ ذی الحجّہ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی کی دُعا:

''اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًاوَحَجِّیْ مَبْرُوْرًاوَارْحَمْنِیْ وَلَاتُخَیِّبْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔[انوار مناسك]

''اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تیری ذات کا ارادہ رکھتا ہوں ،لہٰذا میرے گناہ معاف

فرما۔ اور میرے حج کو قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما۔اور مجھ کو نامُراد نہ بنا۔اور میرے سفر میں برکت عطا فرما ۔اور میدانِ عرفات میں میری حاجت پوری فرما۔ بیشک تو ہر شئی پر قادر ہے۔"

عرفات میں داخل ہونے کی دُعا:

"اَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَکَ اَرَدْتُ۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَوَجِّهْ لِیَ الْخَيْرَ اَيْنَمَاتَوَجَّهْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔[انوار مناسك]

"اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ اور تیری ذات کا ارادہ کرتا ہوں ۔اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما۔اور میری طلب اور میری مُراد مجھے عطا فرما۔ہر قسم کی خیر کو میرے لئے اس طرف متوجّہ فرمادے جدھر میں متوجّہ ہوتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے۔ ہر تعریف اللہ کے لئے ہے ،اللہ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔اور اللہ بہت بڑا ہے۔"

عرفات میں سب سے افضل ترین دُعا:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ

الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

-[انوار مناسك]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں، اس کے لئے ملک ہے اوراس کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔''

میدانِ عرفات میں پڑھی جانے والی مزید دُعائیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ وَفَّقْتَنِیْ وَحَمَلْتَنِیْ عَلٰی مَاسَخَّرْتَ لِیْ حَتّٰی بَلَّغْتَنِیْ بِاِحْسَانِکَ اِلٰی زِيَارَةِ بَيْتِکَ وَالْوُقُوْفَ عِنْدَ هٰذَاالْمَشْعَرِ الْعَظِيْمِ اِقْتِدَاءً بِسُنَّةِ خَلِيْلِکَ وَاِقْتِفَآءً بِاٰثَارِخِيَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ لِكُلِّ ضَيْفٍ قِرىً وَلِكُلِّ وَفْدٍجَائِزَةً وَلِكُلِّ زَائِرٍ كَرَامَةً،وَلِكُلِّ سَائِلٍ عَطِيَّةً،وَلِكُلِّ رَاجٍ ثَوَابًا، وَلِكُلِّ مُلْتَمِسٍ لِمَاعِنْدَکَ جَزَاءً ،وَلِكُلِّ رَاغِبٍ اِلَيْکَ زُلْفَةً وَلِكُلِّ مُتَوَجِّهٍ اِلَيْکَ اِحْسَانًاوَقَدْ وَقَفْنَابِهٰذَاالْمَشْعَرِالْعَظِيْمِ رَجَآءً لِمَاعِنْدَکَ فَلَا تُخَيِّبْ اِلٰهَنَارَجَآءَ نَافِيْکَ يَاسَيِّدَنَايَامَوْلٰنَايَامَنْ

خَضَعَتْ كُلُّ الْاَشْيَآءِ لِعِزَّتِهٖ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ
لِعَظْمَتِهٖ۔اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ خَرَجْنَاوَبِفَنَائِكَ
اَنَخْنَاوَاِيَّاكَ أَمَّلْنَاوَمَاعِنْدَكَ طَلَبْنَا
وَلِاِحْسَانِكَ تَعَرَّضْنَاوَلِرَحْمَتِكَ رَجَوْنَاوَمِنْ
عَذَابِكَ اَشْفَقْنَاوَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ حَجَجْنَايَامَنْ
يَّمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِيْنَ وَيَعْلَمُ ضَمَائِرَ
الصَّامِتِيْنَ ۔يَامَنْ لَيْسَ مَعَه‘رَبٌّ يُّدْعٰى وَلَااِلٰهَ
يُرْجٰى وَلَافَوْقَه‘خَالِقٌ يُخْشٰى،وَلَاوَزِيْرٌ يُّؤْتٰى
وَلَاحَاجِبٌ يُرْشٰى،يَامَنْ لَايَزْدَادُعَلٰى السُّؤَالِ
اِلَّاكَرَمًاوَجُوْدًاوَعَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا
تَفَضُّلًاوَّاِحْسَانًا،يَامَنْ ضَجَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ الْاَصْوَاتُ
بِلُغَاتٍ مُخْتَلِفَاتٍ يَسْئَلُوْنَكَ الْحَاجَاتِ
وَسَكَبَتِ الدُّمُوْعُ بِالْعَبَرَاتِ وَالزَّفَرَاتِ مُلِحِّيْنَ
بِالدَّعْوَاتِ، فَحَاجَتِىْ اِلَيْكَ يَارَبُّ مَغْفِرَتَكَ
وَرِضَآءٌ مِنْكَ عَلَيَّ لَاسُخْطَ بَعْدَه‘وَهُدًى
لَاضَلَالَ بَعْدَه‘وَعِلْمٌ لَاجَهْلَ بَعْدَه‘وَحُسْنُ
الْخَاتِمَةِ وَالْعِتْقُ مِنَ النَّارِوَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ،وَاَنْ
تَذْكُرَنِىْ عِنْدَ الْبَلَاءِ اِذَانَسِيَنِىْ اَهْلُ الدُّنْيَا
وَوَارَانِى التُّرَابَ وَانْقَطَعَ عَنِّى الْاَحْبَابُ وَتَقَطَّعَتْ

بِـیَ الْاَسْبَـابُ یَـاعَـزِیْـزُ یَـاوَهَّـابُ یَـااَرْحَمَ
الـرَّاحِمِیْنَ ۔اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَـرٰی مَـکَانِیْ وَتُسْمَعُ
کَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَّتِیْ وَلَایَخْفٰی عَلَیْکَ
شَـیْءٌ مِّنْ اَمْـرِیْ اَنَـاالْبَـائِـسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ
الْـوَجِـلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْأَلُکَ
مَسْئَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَابْتَهِلُ اِلَیْکَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ
الـذَّلِیْـلِ وَاَدْعُـوْکَ دُعَـآءَ الْخَائِفَ الضَّرِیْرِ دُعَآءَ
مَـنْ خَـضَـعَ لَکَ عُـنُقُـہٗ وَذَلَّ لَکَ جَسَـدُہٗ
وَفَـاضَتْ لَکَ عَیْنَاهُ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُهٗ لَاتَجْعَلْنِیْ
بِـدُعَـائِکَ رَبِّ شَـقِیًّـاوَکُـنْ بِـیْ رُءُ
وْفًارَحِیْمًایَاخَیْرَالْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَاخَیْرَ الْمُعْطِیْنَ رَبِّ
اهْـدِنَـابِالْهُدٰی وَزَیِّنَابِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَافِی الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰی ۔اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًاوَّفِیْ سَمْعِیْ
نُوْرًاوَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًاوَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًاوَعَنْ یَمِیْنِیْ
نُـوْرًاوَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًاوَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًاوَّمِنْ تَحْتِیْ
نُوْرًاوَمِـنْ اَمَـامِیْ نُوْرًاوَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًاوَاجْعَلْ لِیْ
فِیْ نَـفْسِـیْ نُوْرًاوَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ۔رَبِّ اشْرَحْ لِیْ
صَـدْرِیْ وَیَسِّـرْلِـیْ اَمْرِیْ ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
الْهُـدٰی وَالتُّـقٰـی وَالْـعَفَافَ وَالْغِنٰی۔اَللّٰهُمَّ لَکَ

اَلْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّاتَقُوْلُ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَالنَّارِوَمَاقَرَّبَ اِلَیْهَامِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ
اَوْعَمَلٍ۔اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّامَبْرُوْرًا
وَذَنْبًامَغْفُوْرًاوَعَمَلًا صَالِحًامَقْبُوْلًا۔رَبَّنَااٰتِنَافِی
الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَاعَذَابَ
النَّارِ۔اِلٰهِیْ لَا قُوَّةَ لِیْ عَلٰی سَخَطِكَ وَلَاصَبْرَلِیْ
عَلٰی عَذَابِكَ وَلَا غِنًی لِیْ عَنْ رَحْمَتِكَ وَلَاقُوَّةَ
لِیْ عَلَی الْبَلَآءِ وَلَاطَاقَةَ لِیْ عَلَی الْجَهْدِ۔اَعُوْذُ
بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمِنْ فَجَاَةِ نِقْمَتِكَ
یَااَمَلِیْ وَیَارَجَائِیْ یَاخَیْرَ مُسْتَغَاثٍ
یَااَجْوَدَالْمُعْطِیْنَ یَامَنْ سَبَقَتْ
رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ یَاسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ یَاثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ
وَمُعْتَمِدِیْ۔اَللّٰهُمَّ یَامَنْ لَا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ
وَلَا تَشْتَبِهُ عَلَیْهِ الْاَصْوَاتُ یَامَنْ لَا تُغَلِّطُهُ
الْمَسَائِلُ وَلَا تُخْتَلِفُ عَلَیْهِ اللُّغَاتُ یَامَنْ لَا یُبْرِمُهٗ
اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ وَلَاتُعْجِزُهٗ مَسْأَلَةُ السَّائِلِیْنَ
اَذِقْنَابَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ یَااَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْوَفَدْتُ اِلَیْكَ وَوَقَفْتُ

بَیْنَ یَدَکَ فِیْ ھٰذَاالْمَوْضِعِ الشَّرِیْفِ رَجَآءً
لِمَاعِنْدَکَ فَلَا تَجْعَلْنِی الْیَوْمَ اَخْیَبَ وَفْدِکَ
فَاَکْرِمْنِیْ بِالْجَنَّةِ وَمُنَّ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْعَافِیَةِ
وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَادْرَأْعَنِیْ شَرَّ خَلْقِکَ،اِنْقَطَعَ
الرَّجَآءُ اِلَّامِنْکَ وَاُغْلِقَتِ الْاَبْوَابُ اِلَّابَابُکَ فَلَا
تَکِلْنِیْ اِلٰی اَحَدٍ سِوَاکَ فِیْ اُمُوْرِ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ
طُرْفَةَ عَیْنٍ وَّلَااَقَلَّ مِنْ ذَالِکَ وَانْقُلْنِیْ مِنْ ذُلِّ
الْمَعْصِیَةِ اِلٰی عِنِ الطَّاعَةِ وَنَوِّرْقَلْبِیْ وَقَبْرِیْ
وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّرِّکُلِّهٖ وَاجْمَعْ لِیَ
الْخَیْرَکُلَّه،یَامَنْ سُئِلَ وَاَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی ۔اَللّٰھُمَّ
بِنُوْرِکَ اهْتَدَیْنَاوَبِفَضْلِکَ اسْتَغْنَیْنَاوَفِیْ کَنَفِکَ
وَاَنْعَامِکَ وَعَطَائِکَ وَاِحْسَانِکَ اَصْبَحْنَا
وَاَمْسَیْنَااَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ فَلَا
شَیْءَ بَعْدَکَ وَالظَّاھِرُفَلَا شَیْءَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ
فَلَا شَیْءَ دُوْنَکَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفُلْسِ وَالْکَسَلِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنٰی اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ
بِرٍّوَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْفَوْزَبِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاة
مِنَ النَّارِ۔اَللّٰھُمَّ یَاعَالِمَ الْخَفِیَّاتِ وَیَاسَامِعَ

اَلْاَصْوَاتِ یَابَاعِثَ الْاَمْوَاتِ یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ
یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَاخَالِقَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰاتِ
اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ
الْفَرْدُالصَّمَدُ الْوَهَّابُ الَّذِیْ لَایَبْخَلُ وَالْحَلِیْمُ
الَّذِیْ لَایَعْجَلُ لَارَادَّ لِاَمْرِکَ وَلَامُعَقِّبَ
لِحُکْمِکَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکُ کُلَّ شَیْءٍ
وَّمُقْتَدِرًاکُلَّ شَیْءٍ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ
عِلْمًانَافِعًاوَّرِزْقًاوَاسِعًاوَقَلْبًاخَاشِعًاوَلِسَانًا
ذَاکِرًاوَّعَمَلًازَکِیًّاوَّاِیْمَانًاخَالِصًاوَهَبْ لَنَااِنَابَةَ
الْمُخْلِصِیْنَ وَخُشُوْعَ الْمُخْبِتِیْنَ وَاَعْمَالَ
الصَّالِحِیْنَ وَیَقِیْنَ الصَّادِقِیْنَ وَسَعَادَةَ الْمُتَّقِیْنَ
وَدَرَجَاتِ الْفَائِزِیْنَ یَا اَفْضَلَ مَنْ قُصِدَوَاکْرَمَ مَنْ
سُئِلَ وَاَحْلَمَ مَنْ اُغْضِبَ مَااَحْلَمَکَ عَلٰی
عَصَاکَ وَاَقْرَبَکَ اِلٰی مَنْ دَعَاکَ وَاَعْطَفَکَ
عَلٰی مَنْ سَأَلَکَ لَامَهْدِیَّ اِلَّامَنْ هَدَیْتَ وَلَا ضَالَّ
اِلَّامَنْ اَضْلَلْتَ وَلَاغَنِیَّ اِلَّامَنْ اَغْنَیْتَ وَلَافَقِیْرَاِلَّا
مَنْ اَفْقَرْتَ وَلَامَعْصُوْمَ اِلَّامَنْ عَصَمْتَ وَلَامَسْتُوْرَ
اِلَّامَنْ سَتَرْتَ ۔اَسْأَلُکَ اَنْ تَهَبَ لَنَاجَزِیْلَ
عَطَائِکَ وَالسَّعَادَةُ بِلِقَائِکَ وَالْمَزِیْدَ مِنْ

نِعَمِکَ وَآلَائِکَ وَاَنْ تَجْعَلَ لَنَانُوْرًافِیْ حَیَاتِنَاوَنُوْرًافِیْ مَمَاتِنَاوَنُوْرًافِیْ قُبُوْرِنَاوَنُوْرًافِیْ حَشْرِنَاوَنُوْرًانَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَیْکَ وَنُوْرًانَفُوْزُبِهٖ لَدَیْکَ فَاِنَّابِبَابِکَ سَائِلُوْنَ وَبِنَوَالِکَ مُعْتَرِفُوْنَ وَلِلِقَائِکَ رَاجُوْنَ ۔اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَہٗ وَخَیْرَعَمَلِیْ خَوَاتِمَهٗ وَخَیْرَاَیَّامِیْ یَوْمَ لِقَائِکَ ۔اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ بِاَمْرِکَ وَاَیِّدْنِیْ بِنَصْرِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ وَنَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُکَ فَقَدْ اَتَیْتُکَ لِرَحْمَتِکَ رَاجِیًاوَعَنْ وَطَنِیْ نَائِیًاوَلِنُسُکِیْ مُؤَدِیًاوَلِفَرَائِضِکَ قَاضِیًاوَلِکِتَابِکَ مَالِیًاوَلَکَ دَاعِیًا وَلِقَسْوَةِ قَلْبِیْ شَاکِیًاوَمِنْ ذَنْبِیْ خَاشِیًاوَّلِنَفْسِیَ ظَالِمًاوَبِجُرْمِیْ عَالِمًادُعَاءَ مَنْ حَمَّتْ عُیُوْبُهٗ وَکَثُرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَتَصَرَّمَتْ اٰمَالُهٗ وَبَقِیَتْ اٰثَامُهٗ وَانْسَکَبَتْ دَمْعَتُهٗ وَانْقَطَعَتْ مُدَّتُهٗ دُعَاءَ مَنْ لَایَجِدُلِذَنْبِهٖ غَافِرًاغَیْرَکَ وَلَا لِمَامُوْلِهٖ مِنَ الْخَیْرَاتِ مُعْطِیًاسِوَاکَ وَلَا لِکَسْرِهٖ جَابِرًااِلَّااَنْتَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَّا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔اَللّٰهُمَّ لَاتُقَدِّمْنِیْ لِعَذَابِکَ

وَلَاتُؤَخِّرْنِیْ لِشَیْءٍ مِنَ الْفِتَنِ مَوْلَایَ
فَهَااَنَااَدْعُوْکَ رَاغِبًاوَاَنْصُبُ اِلَیْکَ وَجْهِیَ طَالِبًا
وَاَضَعُ لَکَ خَدِّیْ مَهِیْنًارَاهِنًافَتَقَبَّلْ دُعَائِیْ
وَاَصْلِحِ الْفَاسِدَ مِنْ اَمْرِیْ وَاقْطَعْ مِنَ الدُّنْیَاهَمِّیْ
وَحَاجَتِیْ وَاجْعَلْ فِیْمَاعِنْدَکَ رَغْبَتِیْ وَاقْلِبْنِیْ
مُنْقَلَبَ الْمَذْکُوْرِیْنَ عِنْدَکَ الْمَقْبُوْلِ دُعَآءُ هُمْ
الْقَائِمَةِ حُجَّتُهُمْ الْمَغْفُوْرِ ذَنْبُهُمْ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ
الْمَحْطُوْطِ خَطَایَاهُمْ الْمَمْحُوَّةِ سَیِّئَاتُهُمْ
الرَّاشِدِ اَمْرُهُمْ مُنْقَلَبَ مَنْ لَّایَعْصِیْ لَکَ
اَمْرًاوَلَایَاْتِیْ بَعْدَهٗ مَاْثَمًاوَلَایَحْمِلُ بَعْدَهٗ وِزْرًا
مُنْقَلَبَ مَنْ عَزَزْتَ بِذِکْرِکَ لِسَانَهٗ وَطَهَّرْتِ مِنَ
الْاَدْنَاسِ بَدَنَهٗ وَاسْتَوْدَعْتَ الْهُدٰی
قَلْبَهٗ وَشَرَحْتَ بِالْاِسْلَامِ صَدْرَهٗ وَاَقْرَرْتَ
بِرِضَاکَ وَعَفْوِکَ قَبْلَ الْمَمَاتِ
عَیْنَهٗ وَغَضَضْتَ عَنِ الْمَاثِمِ بَصَرَهٗ وَاسْتَعْمَلْتَ
فِیْ سَبِیْلِکَ نَفْسَهٗ وَاَسْئَلُکَ اَنْ لَا تَجْعَلَنِیْ
اَشْقٰی خَلْقِکَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَکَ وَلَااَخْیَبَ
الرَّاجِیْنَ لَدَیْکَ وَلَااَحْرَمَ الْاٰمِلِیْنَ لِرَحْمَتِکَ
وَلَا اَخْسَرَ الْمُنْقَلِبِیْنَ مِنْ هٰذَاالْمَوْقِفِ الْعَظِیْمِ

مَولَایَ رَبَّ الْعَالَمِینَ ۔اَللّٰھُمَّ وَقَدْدَعَوْتُکَ
بِالدُّعَآءِ الَّذِیْ عَلَّمْتَنِیْهِ فَلَا تَحْرِمْنِیْ الرَّجَآءَ الَّذِیْ
عَرَّفْتَنِیْهِ یَامَنْ لَاتَنْفَعُهُ الطَّاعَةُ وَلَا تَضُرُّہٗ الْمَعْصِیَةُ
وَمَااَعْطَیْتَنِیْ مِمَّااُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِیْ عَوْنًافِیْمَاتُحِبُّ
وَاجْعَلْهُ لِیْ خَیْرًاوَحَبِّبْ طَاعَتَکَ لِیْ وَالْعَمَلَ
بِهَاکَمَاحَبَّبْتَهَااِلٰی اَوْلِیَائِکَ حَتّٰی
رَأَوْثَوَابَهَاوَکَمَاهَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّیْ
حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ وَاَنَاعَلَیْهِ ۔اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ
الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قَلْبِیْ وَکَرِّہْ اِلَیَّ الْکُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَامِنَ
الرَّاشِدِیْنَ ۔اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالْخَیْرَاتِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ
بِفَضْلِکَ آمَالَنَاوَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاکَ سُبُلَنَا
وَحَسِّنْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ اَعْمَالَنَایَامُنْقِذَ الْغَرْقٰی
یَا مُنْجِیَ الْهَلْکٰی یَاشَاهِدَ کُلِّ نَجْوٰی یَامُنْتَهٰی کُلِّ
شَکْوٰی یَاقَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَادَائِمَ الْمَعْرُوْفِ یَامَنْ
لَاغِنًی لِشَیْءٍ عَنْهُ وَلَابُدَّ لِکُلِّ شَیْءٍ مِنْهُ یَامَنْ رِزْقُ
کُلِّ شَیْءٍ عَلَیْهِ وَمَصِیْرُ کُلِّ شَیْءٍ اِلَیْهِ اِلَیْکَ
رُفِعَتْ اَیْدِی السَّائِلِیْنَ وَامْتَدَّتْ اَعْنَاقُ الْعَابِدِیْنَ
نَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَنَافِیْ کَنَفِکَ وَجُوْدِکَ

وَحِرْزِکَ وَعِیَاذِکَ وَسَتْرِکَ وَاَمَانِکَ۔اَللّٰھُمَّ اَنَّا اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَالِدِ۔اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہ‘ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہ‘ وَلَا غَائِبًا اِلَّا رَدَدْتَہ‘ وَلَا کَرْبًا اِلَّا کَشَفْتَہ‘ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہ‘ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا کَبَتَّہ‘ وَلَا فَسَادًا اِلَّا اَصْلَحْتَہ‘ وَلَا مَرِیْضًا اِلَّا عَافَیْتَہ‘ وَلَا خَلَّةَ اِلَّا سَدَدْتَھَا وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَکَ فِیْھَا رِضًا وَلَنَا فِیْھَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَھَا فَاِنَّکَ تَھْدِی السَّبِیْلَ وَتَجْبُرُ الْکَسِیْرِ وَتُغْنِی الْفَقِیْرَ۔اَللّٰھُمَّ اِنَّہ‘ لَا بُدَّ لَنَا مِنْ لِقَائِکَ فَاجْعَلْ عِنْدَکَ عُذْرَنَا مَقْبُوْلًا وَّ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعِلْمَنَا مَوْفُوْرًا وَسَعْیَنَا مَشْکُوْرًا،اَصْبَحَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْھِکَ الْبَاقِی الْقَیُّوْمِ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوْتِ۔اَللّٰھُمَّ لَا یَمْنَعُنِیْ مِنْکَ اَحَدٌ اِذَا اَرَدْتَنِیْ وَلَا یُعْطِیْنِیْ اَحَدٌ اِذَا حَرَمْتَنِیْ فَلَا تَحْرِمْنِیْ بِقِلَّةِ شُکْرِیْ وَ لَا تَخْذِلْنِیْ بِقِلَّةِ

صَبْرِیْ ۔اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ خَیْرَ غَائِبٍ
نَنْتَظِرُہٗ وَالْقَبْرَخَیْرَ بَیْتٍ نَعْمُرُہٗ وَاجْعَلْ مَابَعْدَہٗ
خَیْرًاالَنَامِنْہُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وِلاَبْنَائِیْ
وَلِاخْوَانِیْ وَلِاَھْلِ بَیْتِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءُ
مِّنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًایُبَاشِرُ
قَلْبِیْ وَیَقِیْنًاصَادِقًاحَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَایُصِیْبُنِیْ
اِلَّامَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَأَعِنِّیْ عَلَی
الدُّنْیَابِالْعِفَّۃِ وَالْقَنَاعَۃِ وَعَلَی الدِّیْنِ بِالطَّاعَۃِ وَطَھِّرْ
لِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَقَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ
الرِّیَاءِ وَبَصَرِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ
الْاَعْیُنِ وَمَاتُخْفِی الصُّدُوْرِ ۔اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِیْ
فِی الدُّنْیَاوَمَصْرَعِیْ عِنْدَالْمَوْتِ وَوَحْشَتِیْ فِیْ
قَبْرِیْ وَمُقَامِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ ۔اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْکَ السَّلَام تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَاذَالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ۔اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَا
عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ
ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ وَاھْدِنِیْ
لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ فَلَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَااِلَّااَنْتَ

وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا فَاِنَّه‘ لَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ
لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّه‘ بِیَدِکَ اَتُوْبُ
اِلَیْکَ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاتَ خَیْرًا لِّیْ
وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِیْ وَاهْدِنِیْ
لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ اَللّٰهُمَّ
اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِ
الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ غُرْبَتِیْ فِی الدُّنْیَا
وَمَصْرَعِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ وَوَحْدَتِیْ فِی الْقَبْرِ
وَمُقَامِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِاِسْمِکَ الطَّیِّبِ الطَّاهِرِ الْمُبَارَکِ الْاَحَبِّ
اِلَیْکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ
بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ
مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَالْعِلَّةِ وَکَافَّةِ
الْاَمْرَاضِ وَالْاَعْرَاضِ وَسَآئِرِ الْاَسْقَامِ وَالْاٰلَامِ
وَاَسْأَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَه‘
وَجَوَامِعَه‘ وَاَوَّلَه‘
وَاٰخِرَه‘ وَظَاهِرَه‘ وَبَاطِنَه‘ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
فَرَجًا قَرِیْبًا وَنَصْرًا عَزِیْزًا وَصَبْرًا جَمِیْلًا وَفَتْحًا

مُّبِيْنًا وَعِلْمًا كَثِيْرًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا مُبَارَكَةً فِيْ
عَافِيَةٍ بِلَا بَلَاءٍ وَّاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ
وَاَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَالشُّكْرَ عَلٰى الْعَافِيَةِ
۔اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لِيْ مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنِيْ بِهٖ
جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ عَلٰى مَصَائِبَ
الدُّنْيَا وَمَتِّعْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدِيْنِيْ
وَاجْعَلْهَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ثَأْرِيْ عَلٰى مَنْ
ظَلَمَنِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ عَادَانِيْ وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّيْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِيْ وَلَا اِلٰى النَّاسِ
مَصِيْرِيْ ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِكَ الْعَظِيْمِ تَوْبَةً صَادِقَةً وَّاَوْبَةً
خَالِصَةً وَاِنَابَةً كَامِلَةً وَمَحَبَّةً غَالِيَةً وَشَوْقًا اِلَيْكَ
وَرَغْبَةً فِيْمَا لَدَيْكَ وَفَرَجًا عَاجِلًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَلِسَانًا رَطْبًا بِذِكْرِكَ وَقَلْبًا مُنَعَّمًا بِشُكْرِكَ
وَبَدَنًا هَيِّنًا لَيِّنًا بِطَاعَتِكَ وَاَعْطِنَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ۔اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَيْكَ وَمِنَ الذُّلِ اِلَّا
لَكَ وَمِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ

اَقُوْلَ زُوْرًااَوْاَغْشٰی فُجُوْرًااَوْاَکُوْنَ بِکَ
مَغْرُوْرًاوَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَعُضَالِ
الدَّآءِ وَخَیْبَةِ الرَّجَآءِ وَزَوَالِ النِّعَمِ وَفُجَأَةِ النَّقَمِ
یَامَنْ فَتَحَ بَابَہٗ لِلطَّالِبِیْنَ وَاَظْھَرَغِنَاہُ لِلرَّاغِبِیْنَ
وَاَطْلَقَ اَلْسِنَةَ الْقَاصِرِیْنَ اَلْھِمْنَامَااَلْھَمْتَ عِبَادَکَ
الصَّالِحِیْنَ وَاَیْقِظْنَامِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِیْنَ اِنَّکَ اَکْرَمُ
مُنْعِمٍ وَاَعَزُّمُعِیْنٍ ۔اَللّٰھُمَّ اِنَّ عُیُوْبَنَالَا تَسْتُرُھَااِلَّا
مُحَاسِنُ عَطْفِکَ وَذُنُوْبَنَالَایَغْفِرُھَااِلَّاوَاسِعُ
اِحْسَانِکَ وَعَفْوِکَ وَاجْعَلْنَامِنَ الْمُتَّقِیْنَ
الْاَبْرَارِوَاَسْئَلُکَ بِنَاسَبِیْلَ عِبَادِکَ
الْاَخْیَارِوَاَلْھِمْنَارُشْدَنَاوَاَجْزِلْ مِنْ رِضْوَانِکَ
حَظَّنَاوَلَا تَحْرِمْنَابِذُنُوْبِنَاوَلَاتَطْرُدْنَابِعُیُوْبِنَا
وَلَاتَقْطَعْنَامِنْ بِرِّکَ وَلَاتُنْسِنَاذِکْرَکَ وَلَاتَھْتِکْ
عَنَّا سَتْرَکَ وَاغْفِرْلَنَامَااِقْتَرَفْنَاہُ مِنْ ذُنُوْبِنَاوَاعْفُ
عَنْ تَقْصِیْرِنَافِیْ طَاعَتِکَ وَشُکْرِکَ وَاَدِمْ
لَنَالُزُوْمَ الطَّرِیْقِ اِلَیْکَ وَھَبْ لَنَانُوْرًانَھْتَدِیْ بِہٖ
اِلَیْکَ وَارْزُقْنَاحَلَاوَةَ مُنَاجَاتِکَ وَاَسْئَلُکَ
بِنَاسَبِیْلَ مَرْضَاتِکَ وَاقْطَعْ عَنَّا کُلَّ مَایُبْعِدُنَاعَنْ
خِدْمَتِکَ وَطَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنَامِنْ

دَرَکَاتِنَا وَغَفَلَاتِنَا وَاَلهِمنَا رُشدَنَا وَحَقِّق فِیک
قَصدَنَا وَاستُرنَا فِی دُنیَانَا وَاٰخِرَتِنَا وَاحشُرنَا فِی
زُمرَةِ المُتَّقِینَ وَاَلحِقنَا بِعِبَادِکَ الصَّالِحِینَ ۔ اَللّٰهُمَّ
اجعَلنَا مِنَ الاَئِمَّةِ الاَبرَارِ وَاَسکِنَّا مَعَهُم فِی
دَارِ القَرَارِ وَلَا تَجعَلنَا مِنَ المُخَالِفِینَ
الفُجَّارِ وَوَفِّقنَا لِحُسنِ الاِقبَالِ عَلَیکَ وَالاِصغَاءِ
اِلَیکَ وَالمُبَادَرَةَ اِلٰی خِدمَتِکَ وَحُسنِ الاَدَبِ
فِی مُعَامَلَتِکَ وَالتَّسلِیمِ لِاَمرِکَ وَالرِّضَا
بِقَضَائِکَ وَالصَّبرِ عَلٰی بَلَائِکَ وَالشُّکرِ عَلٰی
نَعمَائِکَ وَاعِذنَا مِن اَحوَالِ الشَّقَآءِ
وَوَفِّقنَا الاَعمَالِ اَهلِ التُّقٰی وَارزُقنَا الِاستِعدَادَ
لِیَومِ اللِّقَآءِ یَامَن عَلَیهِ الاِعتِمَادُ وَالمُتَّکَلُ ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنهَج بِنَا مَنَاهِجَ المُفلِحِینَ وَاَلبِسنَا خِلَعَ الاِیمَانِ
وَالیَقِینِ وَخُصَّنَا مِنکَ بِالتَّوفِیقِ المُبِینِ
وَوَفِّقنَا لِقَولِ الحَقِّ وَاتِّبَاعِهٖ وَخَلِّصنَا مِنَ البَاطِلِ
وَابتِدَاعِهٖ وَکُن لَنَا مُؤَیِّدًا وَلَا تَجعَل لِفَاجِرٍ عَلَینَا یَدًا
وَاجعَل لَنَا عَیشًا رَغدًا وَلَا تُشمِت
بِنَا عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا وَارزُقنَا عِلمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا
مُّتَقَبَّلًا وَفَهمًا ذَکِیًّا وَطَبعًا صَافِیًا وَشِفَآءً مِّن کُلِّ

دُآءِ۔اَللّٰھُمَّ عَامِلْنَابِغُفْرَانِکَ وَامْنُنْ
عَلَیْنَابِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ وَنَجِّنَامِنَ
النَّارِوَعَافِنَامِنْ دَارِالْخِزْیِ
وَالْبَوَارِوَاَدْخِلْنَابِفَضْلِکَ الْجَنَّۃ دَارَ الْقَرَارِ
وَاجْعَلْنَامَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ فِیْ
دَارِرِضْوَانِکَ یَا مَنْ ظَھَرَتْ مَعْرِفَتُہٗ لِلْقُلُوْبِ فَلَا
یَخْفٰی وُجُوْدُہٗ وَعَمَّ جَمِیْعَ خَلْقِہٖ
کَرَمُہٗ وَجُوْدُہٗ ۔اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ ھٰذَااٰخِرَ عَھْدِیْ
مِنْ ھٰذَاالْمَوْقِفِ الْعَظِیْمِ وَارْزُقْنِیْ الرُّجُوْعَ اِلَیْہِ
مَرَّاتٍ کَثِیْرَۃٍبِلُطْفِکَ الْعَمِیْمِ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ
مُفْلِحًا مَرْحُوْمًامُسْتَجَابَ الدُّعَآءِ فَائِزًابِالْقُبُوْلِ
وَالرِّضْوَانِ وَالتَّجَاوُزِوَالْغُفْرَانِ وَالرِّزْقِ الْحَلَالِ
الْوَاسِعِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ وَمَااَرْجِعُ
اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَاَوْلَادِیْ رَبَّنَااٰتِنَافِی
الدُّنْیَاحَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَاعَذَابَ
النَّارِوَاغْفِرْلَنَاوَلِوَالِدَیْنَاوَلِوَالِدِ وَالِدَیْنَا
وَذُرِّیَّاتِنَاوَاِخْوَانِنَا وَاَھْلِیْنَاوَالْحَاضِرِیْنَ وَالْغَائِبِیْنَ
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عرفات سے واپسی پہ مُزدلفہ کے راستہ کی دُعا:

عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے راستہ میں بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں اور اسکے ساتھ یہ دُعا بھی پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْکَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِکَ رَھِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُکِیْ وَاَعْظِمْ اَجْرِیْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ وَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[انوارِمناسك]

''اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں اور تیری طرف چلتا ہوں اور تیرے عذاب سے خوفزدہ ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں۔اے اللہ تو میرے مناسکِ حج کو قبول فرما۔اور عظیم ترین ثواب عطا فرما اور میری توبہ قبول فرما۔اور میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔ اور میری دُعا قبول فرما اور میری مُراد اور طلب عطا فرما۔اے سب سے بڑھکر رحم والے۔

مزدلفہ کی دُعا:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ ھٰذَاالْمَکَانِ

جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّی السُّوْءَ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذَالِکَ غَیْرُکَ وَلَا یَجُوْدُبِہٖ اِلَّا اَنْتَ۔

[انوارِ مناسك]

''اے اللہ بیشک میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اس مقدّس مقام میں تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا مجموعہ عطا فرما۔اور مجھ سے ہر قسم کی بُرائیوں کو دُور فرما۔بیشک تیرے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کرسکتا۔اور نہ تیرے سِوا کوئی دوسرا اس بھلائی کی بخشش کرسکتا ہے۔''

مُزدلفہ میں وقوف کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِالْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنَّاالتَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَادَارَالسَّلَامِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

[انوارِ مناسك]

''اے اللہ مشعر حرام کے طفیل سے اور تیرے بیتِ حرام کے طفیل سے اور حُرمت والے مہینوں کے طفیل سے اور رُکنِ اسود اورمقامِ ابراہیم کے طفیل سے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رُوح کو ہماری طرف سے درود وسلام کا تحفہ پہنچادے اور ہم کو سلامتی کے گھر میں داخِل فرمایعنی جنّت کا اعلیٰ مقام ہم کو عطا

فرما۔اے عظمت والے اور کرم والے ہماری مُرادیں پوری فرما۔“

بطنِ محسَّر سے گذرنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ لَاتَقْتُلْنَابِغَضَبِکَ وَلَاتُھْلِکْنَابِعَذَابِکَ وَعَافِنَاقَبْلَ ذَالِکَ۔[انوارِمناسك]

”اے اللہ ہم کو اپنے غضب کے ذریعہ سے ہلاک نہ فرما۔اور نہ اپنے عذاب کے ذریعہ ہلاک فرما اور اس سے پہلے ہم کو معاف فرما۔“

منٰی پہنچنے کے بعد کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنٰی قَدْ اَتَیْتُھَاوَاَنَاعَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَامَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[انوارِمناسك]

”اے اللہ یہ مقام منٰی ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں اور میں تیرا بندہ ہوں ۔اور تیرا بندہ زادہ ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے اوپر ایسا احسان فرما جیسا کہ تو نے اپنے اولیاء اور نیک بندوں پر فرمایا ہے ۔اے سب سے بڑھکر رحم والے۔

جمرات پر کنکریاں مارنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرِضًی لِّلرَّحْمٰنِ۔[انوار مناسک]

''میں اللہ کے نام سے شیطان کو کنکری مارتا ہوں۔اللہ بہت بڑا ہے۔یہ کنکریاں میں شیطان کا منہ کالا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے مار رہا ہوں۔''

جمرات کی رمی کے بعد کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا۔ [انوار مناسک]

''اے اللہ اس کو میرے لئے حجِ مبرور بنا دے اور میرے گناہ معاف فرما اور میری کوشش کو قبول فرما۔''

قربانی کی دُعا:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔[مشکوٰۃ]

''بیشک میں اپنے آپ کو اُس ذات کے لئے ہر چیز سے یکسو

ہوکر متوجّہ کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز،میری قربانی ،میرا جینا اورمیرا مرنا سب کچھ اللہ ربُّ العالمین کے لئے ہے۔اسکا کوئی ہمسر نہیں اور اسی کا ہم کو حکم دیا گیا اور میں سراپا فرمانبرداروں میں سے ہوں۔"

حلق کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِیْ نَفْسِیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاجْعَلْ لِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنْهَانُوْرًایَّوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔[انوار مناسك]

"اے اللہ میرے اندر برکت عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور سر کے ان بالوں میں سے ہر بال کے عوض میں میرے لئے قیامت کے دن ایک ایک نور عطا فرما۔"

زیارت روضہ مقدّسہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مشروعیت

سوال: برائے نوازش مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرما کر ممنون فرمادیں کہ جس طرح **(حج میں کعبہ شریف کی زیارت)** مسلمانوں پر فرض ہے ،تو کیا اسی طرح روضہ مقدّس حضرت نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کرنا فرض ہے؟

الجواب: مختصر لفظوں میں اپنے سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیے ،اصطلاحی فرض نہیں تو ضرور واجبات میں سے ہے کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسکی اہمیت خود اپنی زبانِ فیض ترجمانی سے فرمائی ہے۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

مَنْ وَجَدَ سَعَتَہ‘ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ [احیاء العلوم،ابن حبان]

''کہ جس نے وُسعت وگنجائش پائی اور پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

بتائیے ! کیا یہ حدیثِ مبارک کافی نہیں کہ جس نے نبی معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ظلم کیا وہ مومن کہاں اور وہ کیونکر مومن کہلانے کا حقدار ہوگا! اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

''مَنْ زَارَقَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہ‘ شَفَاعَتِیْ۔'' [سنن الدّارقطنی،کتاب الحج،صحیح ابن

خزيمة،كتاب الحج او المناسك]

''کہ جس نے میری قبر مبارک کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب اور ضروری ہوگی۔''

واضح رہے کہ اس شفاعت سے شفاعتِ محمود مراد نہیں کیونکہ وہ عام ہے یہاں شفاعتِ خاصہ مُراد اور مطلب ہے ۔اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا:

''**مَنْ حَجَّ فَزَارَقَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ**'' [**سنن الدّارقطنی**]

''جس نے حج کیا پس میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد گویا اس نے میری زندگانی میں زیارت کی۔'' (سفرِ عقیدت)

اورآپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

''**مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًاﷲ تَحْمِلُه' حَاجَةٌ اِلَّازِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلٰی اَنْ اَکُوْنَ شَفِیْعًا لَّه' یَوْمَ الْقِیَامَةِ**۔ [**المعجم الكبير للطبرانی**]

''یعنی جو کوئی میری مقدّس آرام گاہ میں میری زیارت کے لئے حاضر ہوگا، تو میرے ذمّہ ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا۔''

اسی بناء پر بعض علماء کرامؒ نے لکھا ہے کہ گھر سے نکلتے ہی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کی نیت کرنا ضروری ہے ۔اور

محققین علماءِ اسلام کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے:

''انّہ‘ صلی اللہ علیہ وسلم حیٌّ یرزق متمتع بجمیع الملاذوالعباداتِ غیرانّہ‘ حجب عن ابصارالقاصرین عن شریف المقامات۔''[مراقی الفلاح علی نور الایضاح]

''آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے روضہ مقدّسہ میں زندہ ہیں تمام مرغوبات وعبادات سے لطف اندوز اور بہرہ ور ہیں۔مگر اتنی بات ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم ناشناس اورکوتاہ بینوں سے دَرپردہ ہیں۔''

یوں سمجھ لیجئے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مثال قبرِ مبارک میں اس شمع کی سی ہے جوکسی ایسے کمرہ میں ہے کہ جس کا دروازہ بند کیا گیا ہے لہٰذا وہ شمع پوشیدہ ہے ۔اس کے لئے جو دروازہ کے باہر ہیں مگرشمع برابرنُورافشانی کررہا ہے، بلکہ اس کا نُور باہر کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔اس لئے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے انتقالِ ظاہری سے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ازواج مطہرات رضوان اللہ عنہن اجمعین سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم حیّ و زندہ ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ترکہ پر احکامِ میراث جاری نہیں ہوئے۔

علمائے اسلام رحمہم اللّٰہ نے لکھا ہے کہ جوشخص حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا ارادہ کرلے تو وہ کثرت سے

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف بھیجے، کیونکہ درود خوانوں کا درود شریف آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے گوشہ ہائے مبارک سے سُنتے ہیں (یا اگر دُرود خوان باکمال نہ ہو) تو اس کا بھی دُرود شریف آنجناب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچایا جاتا ہے۔

اور جب مسلمان کا دُور سے مدینہ منورہ کے دیواروں پر نظر پڑے تو فورًا درود شریف پڑھے اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ ھٰذَاحرم نبیک ومھبط وحیک، فامنن علیَّ بالدّخول فیہ واجعلہ وقایۃ من النّار وأمانا من العذاب، واجعلنی من الفائزین بشفاعۃالمصطفی یوم المآب۔''[مراقی الفلاح]

''اے اللہ یہ آپ کے نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حرم اور انتہائی قابلِ احترام ہے اور یہ شہر پاک آپ کی وحی کی اُترنے کی مقدّس جگہ ہے پس مجھ پر اس شہر پاک میں داخل فرمانے سے احسان فرماؤ، اور اس شہر پاک یا اس میں داخل ہونے کی برکت سے جہنّم سے بچاؤ اور اُس سے نجات دے۔ اور مجھے اس کی برکت سے، عذاب سے مامون ومحفوظ فرماؤ، اور مجھے قیامت کے دن آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت سے کامیاب ہونے والوں میں سے بناؤ۔'' (آمین)

اس جگہ پر پہنچ کر ہاتھ کپکپانے لگے اور اپنی بدقسمتی پر خون

کے آنسو بہنے لگے، قلم کی روانی رُک گئی لہٰذا بمقتضائے ''الشــــیء یُذکرُ بالشیء''۔ اس وقت اس شعر پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

زیارت مدینہ منوّرہ (زادہ اللّٰہ شرفًا وتعظیما)

مدینہ منوّرہ پہنچ کر غسل کرلیں ، نئے کپڑے پہن لیں اور نہایت عاجزی اور ادب کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ لَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطَانًانَصِیۡرًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَاالۡبَلَدَالَّذِیۡ حَرَّمۡتَہ‘ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ وَرَسُوۡلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَدَعَاکَ اَنۡ تَجۡعَلَ فِیۡہِ مِنَ الۡخَیۡرِ وَالۡبَرَکَۃِ مِثۡلَیۡ مَاھُوَ بِحَرَمِ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ فَحَرِّمۡنِیۡ عَلَی النَّارِوَآمِنِّیۡ مِنۡ عَذَابِکَ یَوۡمَ تُبۡعَثُ عِبَادَکَ وَارۡزُقۡنِیۡ مَارَزَقۡتَہ‘ اَوۡلِیَائِکَ وَاَھۡلِ طَاعَتِکَ وَوَفِّقۡنِیۡ فِیۡہِ الۡحُسۡنِ الۡاَدَبِ وَفِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ آمِیۡنَ۔

مدینہ شریف کے درو دیوار دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ ھٰذَاحَرَمُ نَبِیِّکَ وَمَھۡبَطِ وَحۡیِکَ، فَامۡنُنۡ عَلَیَّ بِالدُّخُوۡلِ فِیۡہِ وَاجۡعَلۡہُ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ

وَأَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْفَائِزِیْنَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) يَوْمَ الْمَاٰبِ۔'' [مراقی الفلاح]

''اے اللہ یہ مدینہ منوّرہ آپ کے پیغمبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا حرمِ محترم اور آپ کی وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے، مجھ پر اُس میں داخل ہونے کے لئے احسان رکھ اور اُس داخلہ کو میرے لئے نارِ جہنّم سے بچنے کے لئے ایک ڈھال بنادے اور اپنے عذاب سے امن ونجات کا وسیلہ بناؤ اور مجھے رسول رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت سے کامیاب اور بامقصد بنا، قیامت کے دن آپ صلّی اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت سے کامیاب ہونے والوں میں سے بناؤ۔''

مسجد نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔[انوارمناسك]

آدابِ سلام:

مختصر یہ ہے کہ جب حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس پہنچ جاؤ گے تو پشت بقبلہ اور مُنہ بر وضۂ اقدس کرکے ادب و احترام کی بناء پر شرعی چار گز دُور رہکر آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کے سرِ مبارک کی محاذات (سامنے) میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرو۔ آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) تمہارا سلام سُن کر جوابِ سلام فرماتے ہیں اور تم کو دیکھتے ہیں اور تمہارا کلام سُنتے ہیں اور تمہاری دُعا پر آمین فرماتے (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہیں۔ نہایت ادب اور انکساری سے یہ سلام پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَنَا یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ

وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدَالْغُرِّ
الْمُحَجَّلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ
بِقَوْلِهٖ"وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"
"وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ"
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی سَائِرِالْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاهِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ
الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنَ
وَعِبَادَاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ
اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ
سَیِّدَنَامُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُاَنَّکَ
یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ
الْاَمَانَةَوَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ
رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنَ۔فَصَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْکَ کَثِیْرًااَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَطْیَبَ

مَاصَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَالِقِ
اَجْمَعِیْنَ ۔اَللّٰھُمَّ اجْزِعَنَّانَبِیَّنَااَفْضَلَ
مَاجَزَیْتَ اَحَدًامِّنَ النَّبِیِّیْنَ
وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔اَللّٰھُمَّ اٰتِہِ الْوَسِیْلَةَ
وَالْفَضِیْلَةَوَابْعَثْہُ مَقَامًامَّحْمُوْدًا نِ الَّذِیْ
وَعَدْتَہ‘ ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْم اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ۔رَبَّنَا آمَنَابِمَااَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ
فَاکْتُبْنَامَعَ الشَّاھِدِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ۔

یا

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام اس طرح پیش کرو:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ الرَّحْمَۃَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعُ الْاُمَّۃَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُزَّمِّلُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُدَّثِّرُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُصُوْلِکَ
الطَّیِّبِیْنَ وَاَهْلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْنَ
اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ
تَطْهِیْرًا ۔جَزَاللّٰهُ عَنَّااَفْضَلَ مَاجَزٰی نَبِیًّاعَنْ
قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًاعَنْ اُمَّتِهٖ۔اَشْهَدُاَنَّکَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَدْبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ
الْاَمَانَةَوَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَاَوْضَحْتَ
الْحُجَّةَوَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
وَاَقَمْتَ الَّذِیْنَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنَ ۔صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی
اَشْرَفِ الْمَکَانَ تَشَرَّفَ ۔۔۔جِسْمِکَ
الْکَرِیْمِ فِیْهِ صَلٰوۃً وَّسَلَامًادَائِمَیْنِ مِنْ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ عَدَدَ مَاکَانَ وَعَدَدَ مَایَکُوْنَ بِعِلْمِ

اللّٰہِ۔۔۔الخ“

”اے میرے مولیٰ، یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو،

اے اللہ کے پیغمبرؐ! آپ پر سلام ہو۔

اے اللہ کے محبوب (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر سلام ہو۔

اے رحمت کے پیغمبر (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر اللہ کا سلام نازل ہو۔

اے بیکس اُمّت کے شفاعت فرمانے والے آپؐ پر سلام ہو۔

اے تمام مُرسلین (علیہم السّلام) کے پیغمبر (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر سلام ہو۔

اے آخری نبیؐ! آپ پر سلام ہو۔

اے کملی اوڑھنے والے پیغمبر (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپؐ پر ربّ العٰلمین کا سلام ہو۔

اے چادر اوڑھنے والے پیغمبرؐ، سلام قبول فرمائیے۔

آپؐ کے پاک اصول (آباء واجداد) پر سلام ہو۔

اور آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے اُن پاک و پاکیزہ صفت اہلِ بیت (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) پر

سلام ہو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمچو قسم کے گناہوں کی آلودگی سے پاک فرما کر اُنہیں پاک وصاف فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اس سے بہتر بدلہ اور عمدہ جزا دے جو وہ کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی اُمّت کی طرف سے عطا فرمادیگا۔ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

میں سچّی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغامِ حق پہنچایا۔

اور اللہ کی امانت کو ادا فرمایا، اور اپنی سیاہ کار امّت کے لئے راہِ نجات تلاش فرمایا۔ اور حقانیّت اور صداقت کی دلیل واشگاف فرمائی ۔او ر اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسطرح جہاد فرمایا جیسا کہ اُس کا حق تھا۔

اور دینِ حق کو رہتی دُنیا تک قائم کیا یہاں تک کہ آپؐ اپنے ربّ سے جا ملے ۔صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا بیشمار درود وسلام نازل ہو۔ اور پھر آپ اس جگہ آرام فرما ہوئے جو آپؐ کے اس میں اُترنے کا ۔۔۔ رشکِ جنّت کی باعث ہوئی ،اُس پر بھی اورآپؐ پر بھی صلوٰۃ وسلام نازل ہو۔

ربُّ العالمین کی طرف سے ہمیشہ نازل ہو، اُن مخلوقات

کی شمار و گنتی میں جواب تک پیدا ہوئی اور جو اللہ کے علم میں آئندہ ہوگی۔۔۔ الخ۔

[وَصَلَّى اللّٰهُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ]

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ پر عرضِ سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَه' فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَه' فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَه' عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا۔

''اے اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلیفہ اور غارِ ثور میں ان کے ساتھ اور سفروں میں ان کے ساتھی اور ان کے رازوں کے امین ابوبکر صدیق ؓ آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُمّتِ محمدیہ ؐ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔''

سیّدنا حضرت عمر فاروق ؓ پر عرضِ سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِيْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا۔

''اے امیر المؤمنین عمر فاروق ؓ کہ جن کے ذریعہ سے اللہ

تعالیٰ نے اسلام کو عزّت و شوکت عطا فرمائی۔آپ پر سلام ہو۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں اور بعدِ وفات پسند فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اُمّتِ محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔''

ماخذ ومراجع

۱۔ ماہنامہ ''التبلیغ''

۲۔ حج کا آسان طریقہ

۳۔ ماہنامہ ''الاعتقاد''

۴۔ الارشادات النبویہ

مُصطلحات الحج

اشھرِ حج : حج کے مہینے یعنی شوال کا مہینہ، ذوالقعدہ کا مہینہ اور ذوالحجّہ کے دس دن۔

ایامِ حج:۸ ذوالحجّہ سے ۱۲ ذوالحجّہ تک پانچ دن۔

یومُ التّرویہ :۸ ذی الحجہ کو حج کی عبادات کا آغاز ہوتا ہے اِسے یومُ الترویہ کہتے ہیں۔

یوم عرفہ:۹ ذی الحجّہ کو میدان عرفات میں حج ہوتا ہے اسی نسبت سے اس دن کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔

ایّام تشریق:۹ ذی الحجّہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجّہ کی عصر تک کے پانچ ایام ،ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ ان دنوں میں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔

میقات: وہ آخری حد جہاں سے حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے کا احرام کے بغیر آگے بڑھنا جائز نہیں۔ پاکستان اور ہندوستان سے بذریعہ بحری راستہ حج و عمرہ کے لئے جانے والوں کا میقات تو ''یَلَمْلَمْ''ہی ہے۔ البتہ ہندو پاک کے وہ حجاج جو ہوائی جہاز سے جدّہ جائیں ،وہ چونکہ قرن المنازل یا ذاتِ عرق سے ہوکر گزرتے ہیں اور یہ دونوں ان مواقیتِ متعیّنہ میں سے ہیں جن سے بغیر احرام گزرنا جائز نہیں ہے اس لئے ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حجاج کو چاہیے کہ وہ احرام کا لباس جہاز میں سوار ہونے سے پہلے پہن لیں

حِل :حدودحرم سے باہر اور پانچوں مواقیت (ذوالحلیفہ ،جحفہ، یلملم، قرن المنازل اور ذاتِ عرق) کے درمیان کا علاقہ یا زمین حِل کہلاتا ہے۔اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کی وجہ حدودِ حرم میں حرام (ناجائز) ہیں۔ زمینِ حِل کا رہنے والا حِلّی کہلاتا ہے۔

اھلِ حِل :وہ لوگ جو حدود میقات کے اندر اور حدود حرم سے باہر رہتے ہیں انہیں اہلِ حل کہتے ہیں ۔انہیں اپنے مقرّ رہ مقام سے احرام باندھنا ہوگا۔

حرم :مکّہ معظّمہ کے اِرد گرد چاروں اطراف میں زمین کی ایک مقرّ رہ حد تک حد بندی کی گئی ہے اس حد بندی کے اندر کی زمین کو"حرم" کہتے ہیں۔اس حد بندی پر مستقل نشانات لگے ہوئے ہیں۔ان حدود کے اندر شکار کھیلنا، درخت اور سبز گھاس کاٹنا وغیرہ تک حرام ہیں ۔تمام مکہ مکرمہ، منیٰ ،مزدلفہ حدود حرم میں ہیں ،البتہ میدانِ عرفات داخلِ حرم نہیں۔

اھلِ حرم : مکہ اور حرم میں بسنے والے لوگوں کو اہلِ حرم کہتے ہیں ۔ اہلِ حرم کے لیے حج کا احرام باندھنے کے لئے حرم کی ساری زمین میقات ہے۔

احرام :وہ بغیر سِلا لباس جس کے بغیر حاجی میقات سے نہیں گزر سکتا یعنی ایک چادر نئ دھلی ہوئی اوڑھنے کے لئے اور ایسا ہی

ایک تہہ بند کمر پر لپیٹنے کے لئے ۔یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں۔یہ گویا ربّ العالمین جلّ جلالہٗ کی بارگاہ میں حاضری کی ایک وردی ہے جو صاف وسادہ اور تکلیف وزیبائش سے خالی ہے۔

مُحرِم:احرام باندھنے والے کو کہتے ہیں۔

تلبیہ:یعنی لبیک کہنا،تلبیہ یہ ہے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

اضطباع :اسکا مطلب یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالدینا اور دائیں کندھے کو کھلے رہنے دینا۔

طواف :مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کے اِردگرد بطریق خاص چکر لگانے کا نام طواف ہے۔

رَمل :طواف کے پہلے تین پھیروں میں جلدی سے چھوٹے قدم اٹھانا اورشانے ہلانا جیسا کہ قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں۔

شـــوط :بیت اللہ شریف کے طواف کے ہر چکر کو شوط کہا جاتا ہے ۔اسی طرح صفا ومروہ کے درمیان کے ہر چکر کو بھی شوط کہا جاتا ہے۔

طوافِ قدوم :مکۃ المکرّمہ میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا طواف کیا جاتا ہے اسے **طوافِ قدوم** کہتے ہیں یہ طواف ہر اس

آفاقی کے لئے مسنون ہے جو حجِ اِفراد یا قِران کی نیت سے مکّہ معظّمہ میں داخل ہو۔

آفاقی: یہ اُس حاجی کے لئے بولتے ہیں جو میقات کے باہر سے حج یا عمرہ کے لئے حرم شریف پہنچتا ہے۔جیسا کہ ہندوستانی، پاکستانی، افغانی، مصری، شامی، افریقی، یورپی وغیرہ۔

طوافِ زیارت: طوافِ زیارت حج کا رُکن ہے یہ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر ۱۲ ذی الحجہ غروبِ آفتاب سے پہلے تک ہوسکتا ہے البتہ ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا احسن ہے۔

طوافِ وداع : اس طواف کو کہتے ہیں جو اپنے وطن کو واپسی کے وقت بیت اللہ شریف سے رُخصت ہونے کے لئے کیا جاتا ہے۔طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہوجاتا ہے جب کہ مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا پختہ ارادہ ہو۔یہ آفاقی پر واجب ہے۔اسے طواف رخصت بھی کہتے ہیں۔

طوافِ عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

مطاف :طواف کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے وہاں سنگِ مرمر لگا ہوا ہے۔

اِستِلام: اسکا مطلب یہ ہے کہ حجرِ اسود کو مُنہ سے بوسہ دیا جائے یا ہاتھ سے چُھو دیا جائے، یا ہاتھ سے چھوکر ہاتھ کو چوم لیا جائے ،یا ہاتھ سے دُور سے اشارہ کرکے ہاتھ کو چوم لیا جائے۔نیز رُکنِ

یمانی پر ہاتھ لگانے کو بھی استلام کہا جاتا ہے۔

کعبہ : کعبہ یا بیت اللہ مقامات حج میں سے سب سے عظیم مقام ہے اسی کا حج اور طواف کیا جاتا ہے اور وہ مسجد جس میں اللہ کا یہ گھر واقع ہے اسے مسجدِ حرام کہتے ہیں۔

باب السّلام: یہ مسجدِ حرام کے اس دروازے کا نام ہے جو صفا مروہ کی طرف سے داخل ہونے میں پڑتا ہے۔ بیت اللہ شریف میں سب سے پہلے اسی دروازہ سے داخل ہونا افضل ہے ۔اور صفا مروہ کی طرف سے بہت سے دروازے ہیں ۔ ہر دروازے پر نام لکھا ہوا ہے ۔ نیز مدینہ منوّرہ میں مسجدِ نبویؐ کے ایک دروازہ کا نام بھی باب السّلام ہے۔

رکن : خانہ کعبہ کا گوشہ جہاں اس کی دو دیواریں ملتی ہیں جسے زاویہ کہتے ہیں۔

رکنِ اَسوَد: جنوب و مشرق کا گوشہ جہاں حجر اسود نصب ہے۔

رُکن یمانی : خانہ کعبہ کے جنوب مغربی کونے کو کہتے ہیں ۔ کیونکہ یہ یمن کی جانب واقع ہے ۔

حجرِ اسود: یہ کالے رنگ کا ایک پتھر ے حدیث پاک میں ہے کہ حجرِ اسود جب جنّت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔

مُلتَزَم: مشرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔ طواف کے بعد مقام ابراھیم پر نماز و دعا سے فارغ ہوکر حاجی یہاں آتے اور اس سے لپٹتے اور اپنا سینہ و پیٹ اور رخسار اس پر رکھتے اور ہاتھ اونچے کرکے دیوار پر پھیلاتے ہیں۔

میزابِ رحمت: سونے کا پرنالہ جو رکن عراقی اور رکن شامی کی بیچ کی دیوار پر چھت پر نصب ہے۔

حَطِیم: حطیم کعبہ کے شمالی جانب ایک طرف کا چھوٹا سا حصّہ ہے جو گول دائرے میں دیوار سے گھیر دیا گیا ہے۔ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصّہ ہے۔ اس حصۂ زمین کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔

مقامِ ابراھیم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر سیّدنا ابراھیم خلیل اللہؑ نے کعبہ بنایا تھا ان کے قدم مبارک کا اس پر نشان پڑ گیا جو اب تک موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آیاتِ بیّنات میں شمار فرمایا ہے۔

قُبہ زمزم: یہ قبّہ مقام ابراھیم سے جنوب کی طرف مسجد ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زمزم کا چشمہ ہے۔ اب یہ قبہ ختم کر دیا گیا ہے۔

باب الصّفا: مسجد حرام کے جنوبی دروازں میں سے ایک دروازہ ہے۔

صفا: یہ بیت اللہ شریف کی مشرقی جنوبی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اور اسی سے سعی کی ابتداء کی جاتی ہے۔

مروہ: یہ بیت اللہ شریف کی شمال مشرقی جانب میں ایک چھوٹی سے پہاڑی ہے جو صفا پہاڑی کے مقابل میں ہے یہاں پر سعی ختم ہو جاتی ہے۔

سعی: صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی طرف جانا آنا اور مِیلَینِ اَخْضَرَ یْنِ کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔

مِیلَینِ اَخْضَرَیْنِ: دو سبز نشان۔ صفا سے مروہ کی جانب کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان سعی کرنے والے مردوں کو ذرا دوڑنا ہوتا ہے۔

وقوفِ عرفات: نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنا ،خشیتِ الٰہی اور خالص نیت سے ذکر ،لبیک، دعا ،درود ،استغفار اور کلمہ توحید میں مشغول رہنا اور نمازِ ظہر و عصر ادا کرنا اور نماز سے فراغت کے بعد بالخصوص غروبِ آفتاب تک دعا میں اپنا وقت گزارنا۔

عرفات: یہ ایک بہت بڑا میدان ہے جو منیٰ سے تقریبًا ۱۱ کلومیٹر دور ہے۔ یہاں پر حج کا خطبہ دیا جاتا ہے۔

موقف: عرفات میں وہ جگہ جہاں نماز کے بعد غروب آفتاب تک کھڑے ہو کر ذکر و دُعا کا حکم ہے۔

بطن عرفہ :یہ عرفات حرم کے نالوں میں ایک نالہ ہے جو مسجد نمرہ کے مغرب کی طرف یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف واقع ہے یہاں وقوف جائز نہیں یہاں قیام یا وقوف کیا تو حج ادا نہ ہوگا۔

بطنِ محسّر :یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان کچھ نشیبی علاقہ ہے، یہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

مسجد نمرہ :میدان عرفات کے بالکل کنارے پر ایک عظیم مسجد ہے۔

جبلِ رحمت :میدانِ عرفات کے درمیان میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔وہاں جاکر دورکعت نماز پڑھ کر دُعائیں مانگنا باعثِ قبولیت ہے۔اسے موقف اعظم بھی کہتے ہیں۔

مزدلفہ :عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے۔عرفات سے تقریباً تین میل دور یہاں سے منیٰ کا فاصلہ بھی تقریباً اتنا ہی ہے۔کہتے ہیں کہ عرفات میں قبولِ توبہ کے بعد حضرت آدم اور اماں حوا علیہما السّلام مزدلفہ ہی میں ملے تھے۔

جبل قزح :یہ میدانِ مزدلفہ میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کے دامن پر مسجدِ مشعرِ حرام بنی ہوئی ہے اور اس پہاڑ کے آثار معمولی درجہ کے باقی ہیں۔

مشعرِحرم :اس خاص مقام کا نام ہے جو مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کی درمیان ہے اور خود سارے مزدلفہ کو بھی مشعر حرام کہتے

ہیں مزدلفہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وقوف کی جگہ گنبد بنادیا گیا تھا آج کل یہاں ایک مسجد بھی ہے جسے مسجد مشعر الحرام کہا جاتا ہے۔ مشعر حرام کو قزح بھی کہتے ہیں۔

مازنین :عرفات اور مزدلفہ کے پہاڑوں کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم عرفات سے مزدلفہ اسی راستے تشریف لائے تھے۔

منٰی :ایک وسیع اور کشادہ میدان جو پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے مزدلفہ سے یہاں آکر رمی جمار اور قربانی جیسے افعال ادا کئے جاتے ہیں۔

مسجد خیف :منٰی کی مشہور اور بڑی مسجد کا نام ہے خیف وادی کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس مسجد میں ستر (۷۰) نبیؑ آرام فرمارہے ہیں مسجدِ خیف پر ہشت پہلو قبہ ہے اس قبہ کی جگہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بہت سے پیغمبروں نے نمازیں یہاں ادا فرمائی ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خیمہ بھی یہاں نصب کیا گیا تھا۔

رمی :منٰی میں تین جمروں (یعنی شیاطین) پر کنکریاں مارنے کو کہتے ہیں

جمار :منٰی کے میدان میں پتھر کے تین ستون کھڑے ہیں ان ہی کا نام جمار ہے ان میں سے منٰی سے مکہ کی طرف جائیں تو پہلے کا نام جمرہ اولٰی ، دوسرے کا نام جمرہ وسطٰی اور تیسرے کا نام جمرہ

عقبہ ہے۔

حلق: سارا سر منڈانا، یہ افضل ہے۔

قصر: بال چھوٹے کرانا، اس کی بھی اجازت ہے۔

دَم: احرام کی حالت میں ممنوع افعال کے ارتکاب کرنے سے جُرمانہ میں ایک بکری یا اس جیسے جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے اسکو دم کہتے ہیں۔



شائع کردہ

شعبۂ تصنیف وتالیف مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر نور باغ سرینگر

فون نمبر: 2412371